کثیر الانتخابی سوالات

سورۃ الانفال

۱) انفال کے معنی:

(الف) مال غنیمت (ب) تجارتی مال (ج) برآمد شدہ مال (د) چوری کردہ مال

۲) سورۃ الانفال کی آیات کی تعداد ہے:

(الف) ۷۵ (ب) ۷۳ (ج) ۷۲ (د) ۷۴

۳) سورۃ انفال کی ابتدائی آیات کا مقام نزول ہے:

(الف) مکہ مکرمہ (ب) مدینہ (ج) حدیبیہ (د) بدر

۴) سورۃ الانفال میں اس غزوہ کے واقعات بیان ہوئے ہیں:

(الف) بدر (ب) احد (ج) تبوک (د) خیبر

۵) سورۃ انفال کا دوسرا نام ہے:

(الف) البدر (ب) الاعراب (ج) النحل (د) البقرہ

۶) غزوہ بدر پیش آیا:

(الف) ۲ ہجری (ب) ۳ ہجری (ج) ۵ ہجری (د) ۸ ہجری

۷) سورۃ انفال سن ۲ ہجری میں اس غزوہ کے بعد نازل ہوئی:

(الف) بدر (ب) احد (ج) تبوک (د) خیبر

۸) مال غنیمت بنیادی طور پر ان کا حق ہے:

(الف) اللہ اور اس کے رسول کا (ب) مجاہدین کا (ج) غرباء و مساکین کا (د) شہداء کا

۹) سورۃ الانفال کی پہلی آیت میں مومنین کو نصیحت کی گئی ہیں کہ:

(الف) تقویٰ اختیار کریں (ب) آپس میں صلح کریں

(ج) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں (د) (الف، ب، ج) تینوں

۱۰) سچے مومنوں کی صفت ہے کہ:

(الف) نماز قائم کرتے ہیں (ب) توکل کرتے ہیں

(ج) مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (د) یہ تمام

۱۱) اللہ تعالیٰ نے مومنین سے وعدہ فرمایا کہ:

(الف) تمہیں تجارتی قافلے پر فتح حاصل ہوگی (ب) دو گروہوں میں سے کسی ایک پر فتح ہوگی

(ج) میں کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب ڈال دونگا (د) تم کو مال غنیمت ملے گا

۱۲) دو گروہوں سے مراد:

(الف) مکہ اور شام والے (ب) ابوجہل اور سفیان (ج) منافق اور کفار (د) ان میں سے کوئی نہیں

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

۱۳) مکی لشکر کے سپہ سالار یہ تھے:

(الف) ابوسفیان (ب) ابوجہل (ج) ابولبابہ (د) ابولہب

۱۴) تجارتی لشکر کی قیادت کر رہے تھے:

(الف) ابوسفیان (ب) ابوجہل (ج) ابولبابہ (د) ابولہب

۱۵) غزوہ بدر کے موقع پر آسمان سے بارش نازل کرنے کا مقصد مومنوں کیلئے یہ تھا:

(الف) شیطانی نجاستوں سے پاک کرنا (ب) دلوں کو مضبوط کرنا

(ج) قدموں کو جمانا (د) (الف، ب، ج) تینوں

۱۶) مسلمانوں پر میدان بدر میں اونگھ طاری کرنے کا مقصد تھا:

(الف) ان کی آزمائش اور امتحان (ب) انہیں امن اور تسکین بہم پہنچانا

(ج) ان میں پھرتی پیدا کرنا (د) ان میں سے کوئی بھی نہیں

۱۷) اے مومنو! جب میدان جہاد میں تمہارا کفار سے آمنا سامنا ہو تو:

(الف) کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو جانا (ب) سب سے پہلے پانی کے چشمے پر قبضہ کرنا

(ج) سامان کی رسد کی کمی نہ آنے دینا (د) پیٹھ پھیر کر نہ بھاگنا

۱۸) مسلمانوں کیلئے میدان جہاد سے پیٹھ پھیرنا حرام ہے، جب تک مقابل کافروں کی تعداد ان سے ہو:

(الف) دگنی (ب) تین گنا (ج) چار گنا (د) پانچ گنا

۱۹) اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانور یہ ہیں:

(الف) خنزیر (ب) کتے (ج) کافر (د) جاہل لوگ

۲۰) کفار نے دارالندوہ میں آپس میں مشورہ کیا کہ محمد ﷺ کو:

(الف) قتل کردیں (ب) قید کردیں (ج) جلاوطن کردیں (د) (الف، ب، ج) تینوں

۲۱) مومنین کا حمایتی ہے:

(الف) اللہ تعالیٰ (ب) رسول (ج) ملائکہ (د) شیطان

۲۲) جہاد فی سبیل اللہ مقصد:

(الف) کفار کا خاتمہ ہے (ب) فتنے کا خاتمہ ہے

(ج) اللہ تعالیٰ کا مکمل دین (اسلام) کا نفاذ ہے (د) (ب اور ج) دونوں

۲۳) مال غنیمت کے پانچ حصوں میں سے مجاہدین کیلئے حصے ہیں:

(الف) تین (ب) چار (ج) پانچ (د) دو

۲۴) یَومُ الفرقان کا مطلب:

(الف) آزادی کا دن (ب) فیصلے کا دن (ج) چھٹی کا دن (د) خوشی کا دن

۲۵) میں تمہارا رفیق ہوں، یہ جملہ کہا:

(الف) شیطان (ب) اللہ تعالیٰ (ج) ملائکہ (د) مشرکین

۲۶) غزوہ بدر میں شیطان نے روپ اختیار کیا:

(الف) ابوجہل (ب) ابولہب (ج) کعب بن اشرف (د) سراقہ بن مالک

ALIGARH COLLEGE

Scanned with CamScanner

۲۷) جن منافقوں اور کافروں کے دلوں میں کفر کا مرض تھا، انہوں نے مسلمانوں کے دین کے بارے میں کہا:

(الف) مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے (ب) ہم مسلمانوں کے دین کو نہیں مانتے

(ج) مسلمانوں کا دین پیچیدہ ہے (د) مسلمانوں کا دین خود ساختہ ہے

۲۸) موت کے وقت کفار کو ملک الموت:

(الف) چہروں اور پیٹھوں پر تھپڑ مارتے ہیں (ب) دریا میں غرق کر دیتے ہیں

(ج) دوزخ کی آگ میں جھونک دیتے ہیں (د) یہ سب کرتے ہیں

۲۹) سورۃ انفال میں ان کی ہلاکت و بربادی کا ذکر ہے:

(الف) قوم ثمود (ب) بنی اسرائیل (ج) فرعون اور آل فرعون (د) قوم عاد

۳۰) جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے:

(الف) وہ تمہیں پورا پورا لوٹا دیا جائے گا (ب) وہ دوسروں کیلئے نمونہ بنے گا

(ج) وہ تمہارے اصل مال سے کم ہو جائے گا (د) اسی قدر دوسروں پر بھی خرچ کرنا پڑے گا

۳۱) مال خرچ کرنے کا ثواب ہے:

(الف) اللہ کی راہ میں (ب) شہرت کیلئے (ج) فضول خرچی کیلئے (د) اپنی ذات پر

۳۲) حضرت سعد بن معاذ ؓ نے بنو قریظہ کے لڑاکا نوجوانوں کے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ:

(الف) ان سب کو آزاد کر دیا جائے (ب) ان سب کو قیدی بنا لیا جائے

(ج) ان سب کو قتل کر دیا جائے (د) ان سے فدیہ لیے بغیر چھوڑ دیا جائے

۳۳) اگر کفار آپ ﷺ کو دھوکا دینا چاہیں تو:

(الف) آپ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے (ب) آپ کیلئے اللہ کافی ہے

(ج) آپ دشمن کا سر کچل کر رکھ دیں (د) آپ ان سے صلح کر لیں

۳۴) اگر آپ ﷺ دنیا بھر کی دولت خرچ کر دیتے:

(الف) تو فقر میں مبتلا ہو جاتے (ب) تو فضول خرچ کہلاتے

(ج) تو مومنین کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے (د) تو کوئی آدمی غریب نہ رہتا

۳۵) اے نبی! مومنوں کو ترغیب دیں:

(الف) نماز کی (ب) حج کی (ج) قتال کی (د) زکوٰۃ کی

۳۶) مال غنیمت امت محمدیہ ﷺ کیلئے کر دیا گیا:

(الف) حلال (ب) حرام (ج) ناجائز (د) [illegible]

۳۷) مومنین دس گنا کفار پر غالب آ جائیں گے اگر:

(الف) صابر ہوں (ب) شاکر ہوں (ج) عادل ہوں (د) صادق ہوں

۳۸) بیس ثابت قدم رہنے والے اتنے کافروں پر غالب ہوں گے:

(الف) ایک سو (ب) دو سو (ج) پانچ سو (د) ایک ہزار

۳۹) سو ثابت قدم رہنے والے مجاہد اتنے کافروں پر غالب ہوں گے:

(الف) پانچ سو (ب) آٹھ سو (ج) ایک ہزار (د) دس ہزار

Scanned with CamScanner

(۳۰) بیس میں اکا کرنے کے بعد سو تا بہت قدم رہنے والے مجاہد ... کافروں پر غالب ہوں گے:

(الف) ایک سو (ب) دو سو (ج) پانچ سو (د) ایک ہزار

(۳۱) اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے لکھا نہ جا چکا ہوتا تو:

(الف) غزوہ بدر نہ ہوتا (ب) قیدی قید نہ ہوتے

(ج) نبی ای کی مرضی کے خلاف کچھ نہ ہو سکتا (د) قیدیوں کے فدیے کے بدلے تمہیں بڑا عذاب آ لیتا

(۳۲) مہاجرین اور انصار کے درمیان قائم کیا گیا:

(الف) رشتۂ مواخات (ب) رشتۂ ازدواج (ج) رشتۂ وراثت (د) بے تعلق

(۳۳) عرب کفر کے زمانے میں کعبہ کا طواف .... کرتے تھے۔

(الف) لباس اوڑھ کر (ب) برہنہ (بغیر کپڑوں کے) (ج) احرام کے بغیر (د) دن میں

Scanned with CamScanner

کثیر الانتخابی سوالات

۱) سب سے زیادہ فضیلت والا عمل:

(الف) لا الہ الا اللہ (ب) استغفار (ج) اللہ اکبر (د) سبحان اللہ

۲) حدیث کی روشنی میں بہترین دعا ہے:

(الف) الحمد للہ کہنا (ب) استغفر اللہ کہنا (ج) یہ دونوں (الف، ب) (د) ہدایت طلب کرنا

۳) اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ معاف کرانے کیلئے.........۔

(الف) استغفار کرنی چاہئے (ب) زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنا چاہئے

(ج) یہ دونوں کام کرنا چاہئے (د) ان میں سے کوئی کام مفید نہیں

۴) ....حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(الف) مال (ب) اعمال (ج) علم (د) ثواب

۵) تم میں سے بہتر ہے:

(الف) کلمہ پڑھنے والا (ب) قرآن سیکھنے اور سکھانے والا

(ج) نیک عمل کرنے والا (د) عبادت کرنے والا

۶) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا' اللہ نے اس کیلئے عافیت کا ایک.........کھول دیا۔

(الف) روشن دان (ب) کھڑکی (ج) دروازہ (د) ان میں سے کوئی نہیں

۷) تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی.........اس کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

(الف) خواہش (ب) تعلیم (ج) زندگی (د) پسند ناپسند

۸) ایمان کے کامل ہونے کیلئے:

(الف) حضرت اللہ تعالیٰ کیلئے محبت ونفرت رکھنا (ب) صرف اللہ تعالیٰ کیلئے عطا کرنا اور روکنا

(ج) یہ (الف، ب) دونوں (ج) ان میں سے کوئی نہیں

۹) جو اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کیلئے نفرت کرے اور اللہ کیلئے عطا کرے، اور اللہ کیلئے روکے اس نے.........مکمل کرلیا۔

(الف) اسلام (ب) ایمان (ج) اخلاق (د) ان میں سے کوئی نہیں

۱۰) وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے.........پر رحم نہ کرے۔

(الف) بڑوں (ب) چھوٹوں (ج) دوستوں (د) علماء

۱۱) وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے.........کا احترام نہ کرے۔

(الف) بڑوں (ب) چھوٹوں (ج) دوستوں (د) علماء

۱۲) رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں.........میں ہیں۔

(الف) جنت (ب) آگ (ج) باغ (د) عذاب

۱۳) راشی کہتے ہیں:

(الف) رشوت دینے والے کو (ب) رشوت لینے والے کو

(ج) ناجائز کام کرنے والے کو (د) گناہ کرنے والے کو

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

۱۴) المرتشی کہتے ہیں:

(الف) رشوت دینے والے کو (ب) رشوت لینے والے کو

(ج) ناجائز کام کرنے والے کو (د) گناہ کرنے والے کو

۱۵) جب تم نے جمعہ کے خطبے کے دوران اپنے ساتھی سے یہ کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے ایسی بات کہی:

(الف) فضول بات (ب) اچھی بات (ج) غلط بات (د) نیک بات

۱۶) یقیناً مومنوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں .... کے لحاظ سے سب سے بہتر ہے۔

(الف) علم (ب) عبادت (ج) اخلاق (د) سیرت

۱۷) نماز دین کا .... ہے۔

(الف) قلعہ (ب) ستون (ج) دروازہ (د) کھڑکی

۱۸) جس نے .... کو قائم کیا، اس نے دین کو قائم کیا۔

(الف) نماز (ب) زکوٰۃ (ج) روزہ (د) حج

۱۹) جمعے کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے پہنچنا:

(الف) آدابِ جمعہ اور آدابِ مجلس کے خلاف ہے (ب) تہذیب اور سلیقے کے خلاف ہے

(ج) احترامِ انسانیت کے خلاف ہے (د) یہ تمام

۲۰) جو شخص .... کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگ کر گیا، اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔

(الف) جمعہ (ب) عید (ج) اتوار (د) ان میں سے کوئی نہیں

۲۱) نماز کے لیے جماعت کھڑی ہو جائے تو ہمیں اس میں شامل ہونے کیلئے:

(الف) دوڑ کر آنا چاہیئے (ب) اطمینان سے چل کر آنا چاہیئے

(ج) جہاں ہیں، وہیں نماز کی نیت باندھ لینی چاہیئے (د) دیر نہیں کرنی چاہیئے

۲۲) اس میں شامل ہونے کیلئے اطمینان سے چل کر آنا چاہیئے:

(الف) دعا (ب) باجماعت نماز (ج) جنازے (د) جمعہ کے خطبے

۲۳) حدیث میں احتساباً کا مطلب ہے:

(الف) اپنا محاسبہ کرنا (ب) ثواب کی نیت کرنا (ج) ایمان کی حالت میں (د) روزے کی حالت میں

۲۴) روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی .... کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔

(الف) سحری (ب) عید کی نماز (ج) افطار (د) اعتکاف

۲۵) جس کے قدم اللہ کی راہ میں .... ہوئے، اللہ نے اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا۔

(الف) زخمی (ب) خون آلود (ج) غبار آلود (د) ضائع

۲۶) لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو .... دیتا ہے۔

(الف) نفع (ب) خوراک (ج) لباس (د) مال

ALI GARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

مختصر سوالات اور جوابات

سوال ۱: حدیث میں افضل عمل کس کو قرار دیا ہے؟ اور کیوں؟

جواب:

i) **افضل ترین عمل " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ":**

حدیث میں افضل عمل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو قرار دیا گیا ہے۔ اِس کلمہ کا مطلب ہے کہ "اللہ (تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

ii) **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو افضل قرار دینے کی وجہ :**

اِس حدیث میں اِس کلمہ یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کو اُن تمام اعمال سے جو انسان سرانجام دے، افضل و بہترین قرار دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ پورے دینِ اسلام کی بنیاد و مدار اسی کلمہ پر ہے، جب تک کوئی اِس کا اقرار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس کا کوئی بھی عمل بارگاہِ الٰہی میں قابلِ قبول نہیں۔

سوال ۲: حدیث میں وارد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں اِلٰہ سے مراد کیسی ذات ہے؟

جواب: **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں اِلَہ سے مراد:**

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں اِلٰہ سے مراد ایسی ذات ہے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے، عقل اور بصیرت کے ساتھ ساتھ ہم کو زندگی اور اس کی تمام نعمتیں عطا کیں ہیں۔ ہم کو چاہئے کہ ہم اُس ذات کو اُس کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں اکیلا جانیں اور مانیں، اِن معاملات میں اس کا کوئی شریک نہ سمجھیں۔ اِس کا یقین رکھیں کہ صرف وہی عبادت و سجدے کے لائق ہے اور صرف اُسی کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اُس کے علاوہ کوئی نہ ذرہ برابر فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی ذرہ برابر نقصان پہنچا سکتا ہے۔ وہی ہر جگہ، ہر وقت موجود اور گزرے ہوئے، موجودہ اور آئندہ واقعات کا مکمل علم رکھنے والا ہے، اُس کے علاوہ کسی دوسرے کو یہ مقام حاصل نہیں ہے۔

سوال ۳: حدیث میں افضل دعا کس دعا کو قرار دیا ہے؟ اور کیوں؟

جواب: **افضل ترین دعا استغفار :**

حدیث میں افضل دعا استغفار کو قرار دیا گیا ہے۔ استغفار سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے اعلیٰ ہے، اس سے اپنے گناہوں اور قصوروں کی معافی اور بخشش عاجزی و انکساری کے ساتھ مانگی جائے۔ استغفار کو افضل ترین دعا قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اگر انسان توبہ و استغفار کرتا رہے تو اس کے گناہ گو وہ سمندر جیسے کیوں نہ ہوں، معاف کر دیئے جائیں، اس طرح اس کی دنیاوی تمام پریشانیاں جو وجود میں آنے سے پہلے ہی یا وجود میں آنے کے بعد جلدی ہی ختم ہو جائیں۔ اس طرح اس کو اپنی تمام دعاؤں کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

سوال ۴: حصولِ علم سے متعلق حدیث میں کیا ارشاد ہوتا ہے؟

جواب: **حصولِ علم سے متعلق حدیث :**

حدیث میں علم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ :

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

"علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"۔

ALIGARH COLLEGE

Scanned with CamScanner

سوال ۵: علم کی طلب ہر مسلمان پر کیوں فرض ہے؟ یا علم کی طلب کس پر فرض ہے اور کیوں؟

جواب: فرضیتِ علم اور اس کی وجہ :

حدیث میں علم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ لآ الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھ کر مسلمان کرنے یہ اقرار کیا ہے کہ آئندہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اس طرح گزاروں گا جس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے بسر کر کے دکھائی ہے اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ وہ اسلام کے ضروری احکام و مسائل کا علم حاصل کر لے، جن کے حصول سے مومن بندہ دین کی طرف سے عائد ہونے والے فرائض و واجبات ادا کر سکے گا۔ ورنہ بے خبری کی صورت میں اس کیلئے اس کلمہ میں کیئے گئے اقرار و عہد کو پورا کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اگر وہ ایمان لانے میں مخلص ہے تو دین کا بنیادی علم حاصل کرے۔

سوال ۶: حدیث میں بہترین مسلمان کے کیا اوصاف بیان کیے گئے ہیں؟ یا قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے سے متعلق نبی اکرم ﷺ کا کیا ارشاد ہے؟

جواب: بہترین مسلمان کے اوصاف :

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

''تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا''۔

اس حدیث مبارکہ میں سب سے بہتر شخص کے مندرجہ ذیل دو اوصاف اور پہلو بیان کیے گئے ہیں:

i) قرآن کریم سیکھنا:

قرآن کریم کے الفاظ کو سیکھا جائے یعنی پڑھنا سیکھا جائے۔ نیز قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، ان کو عمل کی نیت سے سیکھا جائے۔

ii) قرآن کریم دوسروں کو سکھانا:

قرآن کریم کے الفاظ کو دوسروں کو سکھایا جائے۔ نیز قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، ان کو دوسروں کو سکھایا جائے۔

سوال ۷: قرآنِ مجید سیکھنے اور سکھانے والے کیوں بہترین ہیں؟

جواب: بہتری کی وجوہات :

حدیث میں قرآنِ مجید سیکھنے اور سکھانے والے کو بہترین قرار دیا گیا ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے، اسی طرح اس کے کلام یعنی قرآن پاک کو بھی دیگر کلاموں پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی لئے حدیث میں سب سے بہتر ذات کے سب سے بہتر کلام کو حاصل کرنے والے کو بھی سب سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

فَضْلُ کَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ

''اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے''۔

(جامع ترمذی)

سوال ۸: حدیث میں درود کی کیا فضیلت بیان کی گئی ہے؟ یا عافیت سے کیا مراد ہے؟

جواب:

i) درود کی فضیلت :

حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود بھیجنے کا بہت بڑا فائدہ بتایا گیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجنے والے کے لیے عافیت کا

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً فَتَحَ اللّٰہُ لَہُ بَاباً مِنَ الْعَافِیَۃِ

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ (تعالیٰ) نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا''۔

(۲) عافیت سے مراد :

عافیت کو ایک ایسا لفظ ہے جس کی جتنی تشریح کی جائے کم ہے مختصراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام خیر، چین، سکون، راحت، انوارات، برکات کے نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ تمام آفات، تکالیف اور بیماریوں سے حفاظت کا نصیب ہونا عافیت میں داخل ہے۔ غرض ہر چیز میں بہتری طلب کرنا عافیت ہے۔ اسی لئے حدیث میں ارشاد ہے کہ :

''اللہ تعالیٰ کے خزانے میں سے دو چیزیں بہت کم اتاری گئی ہیں ایک یقین، دوسری عافیت''۔

(کنز العمّال)

سوال ۹: سورۂ احزاب میں درود سے متعلق کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: درود سے متعلق حکم :

نبی کریم ﷺ کے نبی و رسول ہونے اور آپ ﷺ کی اُمت کے لئے دی گئی قربانیوں کی وجہ سے ہمیں امتی ہونے کی حیثیت سے نبی کریم ﷺ سے محبت ہونی چاہئے، اسی محبت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی اُمت کو دنیا کے ہر شعبے میں اتباعِ نبوی ﷺ اور درود شریف جیسی نعمت عطا فرمائی اور ان کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ سورۂ احزاب میں درود سے متعلق حکم فرمایا گیا کہ :

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر درود و سلام (یعنی رحمت و سلامتی) بھیجتے ہیں،

اس لیے اے ایمان والو! تم بھی آپ (ﷺ) پر درود و سلام بھیجو''۔

(سورۂ احزاب: ۵٦)

سوال ۱۰: حدیث میں مومن ہونا کس اَمر پر موقوف بتلایا گیا ہے؟

جواب: خواہشات کا دین کے مطابق ہونا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے، جو میں لایا ہوں''۔

حدیث کے مطابق ایمان لانے کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک مسلمان کے تمام خیالات، ارادے، خواہشات، جذبات اور احساسات حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کے مطابق ہونی چاہئیں اور اسے کوئی ایسی خواہش نہیں کرنی چاہئے جس سے اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد انسان کی اپنی خواہش ختم ہو گئی، اب یہ دنیا کے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کا حکم اور نبی کریم ﷺ کے طریقے کا پابند ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں کامیاب و کامران کرنے کے ساتھ آخرت میں جنت کے بڑے درجات دیں گے، پھر وہاں اس کی ہر خواہش پوری ہو گی۔

ALIGARH COLLEGE

Scanned with CamScanner

سوال ۱۱: مومن ہونے کیلئے خواہشات کا دین کے تابع ہونا کیوں ضروری ہے؟

جواب: خواہشات کے دین کے مطابق ہونے کی ضرورت :

انسان جو بھی کام سرانجام دیتا ہے وہ خواہشات کے تابع ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی کی خواہشات دین کے تابع نہ ہوں تو اُس کے اعمال بھی دین کے تابع نہیں ہوتے۔ جس طرح اگر کسی شخص کے عقائد وعبادات حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے بجائے اپنی خواہشات کے مطابق ہوں، تو وہ اللہ کی بارگاہ میں قابلِ قبول نہیں، اسی طرح معاملات، معاشرت اور اخلاقیات میں بھی اپنی خواہشات کی پیروی کرنے کے بجائے حضرت محمد ﷺ کی اتباع ضروری ہے کیونکہ یہ تینوں بھی دین کے اہم شعبے ہیں۔ جب تک زندگی کی نہ صرف ضروریات بلکہ خواہشات بھی دین اسلام کے مطابق نہ ہو جائیں ایمان ناقص ہی رہتا ہے اور انسان مکمل دین دار نہیں بنتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَمَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

''اور جو کچھ تم کو رسول (ﷺ) دے لو اور جس سے منع کرے اسے چھوڑ دو''۔

(سورۂ حشر: ۷)

سوال ۱۲: حدیث میں تکمیل ایمان کے کون سے اصول بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: تکمیل ایمان اصول :

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

''جس نے اللہ (تعالیٰ) کے لیے محبت کی اور اللہ (تعالیٰ) کے لیے بغض رکھا اور اللہ (تعالیٰ) کی رضا کے لیے عطا کیا اور اللہ (تعالیٰ) کے لیے روکا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا''۔

اس حدیث میں مندرجہ ذیل چار صفات واعمال پر تکمیلِ ایمان کی بشارت سنائی گئی ہے:

i) اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے محبت کرنا۔ ii) اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کسی سے بغض رکھنا۔

iii) اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کسی کو کچھ عطا کرنا۔ iv) اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روکنا۔

سوال ۱۳: حدیث میں چھوٹوں اور بڑوں سے متعلق کس طرز عمل کی ترتیب دی گئی ہے؟

جواب: چھوٹوں اور بڑوں سے متعلق طرز عمل:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

''وہ ہم میں سے نہیں، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے''۔

اس حدیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل دو ایسے فطری اصولوں کا حکم دیا گیا ہے، جو ایک مہذب معاشرے کے لیے انتہائی ضروری ہیں:

اول : چھوٹوں پر رحم وشفقت

دوم : بڑوں کی عزت واحترام

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

سوال ۱۴: چھوٹوں پر رحم کیوں ضروری قرار دیا گیا ہے؟

جواب: چھوٹوں پر رحم کی ضرورت :

چھوٹے اگر بچے ہوں تو وہ جسم اور عقل دونوں میں نہ پختہ ہوتے ہیں اور نشوونما و تربیت کے مرحلے میں ہوتے ہیں، اگر بڑے اُن سے رحم و شفقت سے پیش آئے گے تو اُن کی جسمانی و ذہنی تربیت بہتر طور پر ہو سکے گی اور یوں وہ مستقبل میں معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔ عہدے میں چھوٹوں لوگوں سے رحم سے پیش آنے کی وجہ سے اُن میں اعتماد کی فضا بحال رہتی ہے اور وہ بہتر طور پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر پاتے ہیں۔

سوال ۱۵: بڑوں کا احترام کیوں ضروری قرار دیا گیا ہے؟

جواب: بڑوں کے احترام کی ضرورت و اہمیت :

اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کے تمام احکامات فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اپنے سے بڑے کی عزت ایک ایسی اخلاقی قدر ہے جو کہ ایک مہذب معاشرے کا فطری تقاضا ہے، اسی لیے اسلام نے بڑوں کی عزت و احترام کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس میں والدین اساتذہ وغیرہ سب شامل ہیں۔ چھوٹوں کے لیے بڑوں کی بے شمار خدمات اور قربانیاں ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کے احسانات و خدمات کے اعتراف کے طور پر اور ان سے مزید سیکھنے اور فیض حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ان کا ادب و احترام کیا جائے۔

سوال ۱۶: حدیث میں چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرنے پر کیا وعید بیان ہوئی ہے؟

جواب: چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرنے پر وعید :

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا

''وہ ہم میں سے نہیں، جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے''۔

اس حدیث میں چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت کرنے کی اس قدر تاکید آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ان صفات سے عاری شخص کا اور میرا کوئی تعلق نہیں اور وہ اللہ کے رسول ﷺ کا اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے یعنی وہ اس لائق نہیں کہ محمد ﷺ کا امتی کہلائے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان صفات کو دل و جان سے اپنائیں تاکہ کل روزِ قیامت بھی نبی کریم ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

احادیث مبارکہ ﷺ کا ترجمہ اور تشریح

حدیث نمبر۱: اَفۡضَلُ الۡاَعۡمَالِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَفۡضَلُ الدُّعَاءِ الۡاِسۡتِغۡفَارُ

۱) ترجمہ:

"سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا استغفار ہے"۔

۲) تشریح:

مذکورہ حدیث عبادات کے شعبے سے تعلق رکھتی ہے، جس کے مندرجہ ذیل دو حصے ہیں :

☆ **پہلا حصہ "افضل ترین عمل":**

حدیث کے پہلے حصے میں اعمال میں سے افضل ترین عمل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو قرار دے کر اس کلمہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس حصے میں مندرجہ ذیل اُمور تشریح طلب ہیں:

i) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مطلب اور مقصود:

اِس کلمہ کا مطلب ہے کہ "اللہ (تعالیٰ) کے سوا کوئی معبود نہیں" اور اس کلمہ میں ہم سے مطلوب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اُس کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں اکیلا جانیں اور مانیں، اِن معاملات میں اس کا کوئی شریک نہ سمجھیں اور جو معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونا چاہئے وہ کسی مخلوق کے ساتھ نہ رکھا جائے۔

ii) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو افضل قرار دینے کی وجہ :

اس حدیث میں اِس کلمہ یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار کو اُن تمام اعمال سے جو انسان سرانجام دے، افضل و بہترین قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ پورے دین اسلام کی بنیاد و مدار اسی کلمہ پر ہے، جب تک کوئی اِس کا اقرار نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اور اس کا کوئی بھی عمل بارگاہ الٰہی میں قابل قبول نہیں۔

iii) حدیث کی فضیلت کا حقدار :

حدیث میں مذکورہ فضیلت اُسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب اِنسان کلمہ کے اِقرار کے بعد صرف اِس کے ورد پر ہی اکتفا نہ کرے، بلکہ اس کلمہ والے یقین کے ساتھ اپنی زندگی کی ہر حرکت کو بھی اس کلمہ کے ماتحت بنائے۔

☆ **دوسرا حصہ "افضل ترین دُعا" :**

حدیث کے دوسرے حصے میں اِستغفار کو افضل ترین دعا قرار دے کر اس کی فضیلت بیان کی ہے۔ اس حصے میں مندرجہ ذیل اُمور تشریح طلب ہیں:

i) اِستغفار کا مطلب :

اِستغفار سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے اعلیٰ ہے، اس سے اپنے گناہوں اور قصوروں کی معافی اور بخشش عاجزی و انکساری کے ساتھ مانگی جائے۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

ii) استغفار کو افضل دعا قرار دینے کی وجہ :

استغفار کو افضل ترین دعا قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ انسان اپنی دعاؤں میں جو بھی دعا مانگتا ہے وہ دنیا یا آخرت کی بھلائی کی ہی ہوتی ہے۔ اور چونکہ دنیا و آخرت گناہوں و نافرمانیوں سے خراب ہوتی ہے، اس وجہ سے اگر انسان گناہوں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور غلطی سے ہونے والے گناہوں پر معافی مانگتا ہے تو اس کی دنیاوی و اُخروی تمام پریشانیاں، وجود میں آنے سے پہلے ہی یا وجود میں آنے کے بعد جلدی ہی ختم ہو جائیں گی اس طرح اس کو اپنی تمام دعاؤں کا مقصد حاصل ہو جائے گا، یہی وجہ ہے کہ حدیث میں توبہ و استغفار کو افضل و بہترین دعا قرار دیا گیا ہے۔

۳) پیغامِ حدیث :

یہ حدیث ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم اپنی مکمل زندگی لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے یقین کے ساتھ اس کے مطابق گزاریں، زندگی کے ہر شعبہ میں اس کلمہ کے زیرِ سایہ رہیں اور گناہوں سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے عبادت کا حق ادا نہ کرنے پر اور سرسری غلطیوں پر دل و زبان سے توبہ و استغفار کرتے رہیں تا کہ دنیا و آخرت دونوں کی فلاح کو پہنچیں۔

حدیث نمبر ۲: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

۱) ترجمہ:

''علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے''۔

۲) تشریح :

مذکورہ حدیث عبادات کے شعبے سے تعلق رکھتی ہے، جس میں طلبِ علم کی فرضیت و اہمیت نہایت آسان انداز میں بیان کرتے ہوئے علم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ حدیث میں مندرجہ ذیل امور تشریح طلب ہیں:

i) علم کا مفہوم :

علم کے لغوی معنی ''جاننے'' اور ''آگاہ ہونے'' کے ہیں۔ شرعی اِصطلاح میں علم سے مراد اس بات کو جاننے کی کوشش کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر حال میں انسان سے کیا چاہتی ہے اور اس چاہت کو پورا کرنے کیلئے رسول اللہ ﷺ کا کونسا طریقہ موجود ہے۔

قرآن و حدیث میں جہاں جہاں علم کا لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مراد علم کے شرعی معنی ہی ہیں اور اسی علم کے حصول پر قرآن و حدیث میں بہت زور دے کر اس کے فضائل بھی کثرت سے بیان کئے گئے ہیں۔

ii) فرضیتِ علم :

کلمہ لا الـہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان نے یہ اقرار کیا ہے کہ آئندہ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق اس طرح گزاروں گا جس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمد ﷺ نے بسر کر کے دکھائی ہے اور یہ تب ہی ممکن ہے کہ وہ اسلام کے ضروری احکام و مسائل کا علم حاصل کرلے، جن کے حصول سے مومن بندہ دین کی طرف سے عائد ہونے والے فرائض و واجبات ادا کر سکے گا۔ ورنہ بے خبری کی صورت میں اس کیلئے اس کلمہ میں کیئے گئے اقرار و عہد کو پورا کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اگر وہ ایمان لانے میں مخلص ہے تو دین کا بنیادی علم حاصل کرے۔

۳) پیغامِ حدیث:

یہ حدیث ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہر مسلمان چاہے وہ مرد ہو یا عورت دین کا بنیادی علم حاصل کرے تا کہ اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق گزار کر اپنی دنیا و آخرت سنوار سکے۔

HIGHLIGHT COLLEGE

Scanned with CamScanner

حدیث نمبر ۳ : خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

۱) ترجمہ :

''تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں کو) سکھایا''۔

۲) تشریح :

مذکورہ حدیث عبادات کے شعبے سے تعلق رکھتی ہے جس میں قرآن کو سیکھنے سکھانے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس حدیث میں مندرجہ ذیل امور تشریح طلب ہیں۔

i) تعریف قرآن :

قرآن کے لفظی معنی ''پڑھا جانے والا کلام'' ہے۔ لیکن اصطلاح شریعت میں قرآن مجید سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا وہ پڑھا جانے والا کلام ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا، مصاحف میں لکھا گیا اور حضرت محمد ﷺ سے بغیر کسی شبہ کے متواتر منقول ہے۔

ii) بہترین شخص کے اوصاف :

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں سب سے بہتر شخص کے مندرجہ ذیل دو اوصاف اور پہلو بیان کیے گئے ہیں:

i) قرآنِ مجید سیکھنا ii) قرآنِ مجید دوسروں کو سکھانا

iii) بہتری کی وجوہات :

جس طرح اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے، اسی طرح اس کے کلام یعنی قرآنِ مجید کو بھی دیگر کلاموں پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی لئے حدیث میں سب سے بہتر ذات کے سب سے بہتر کلام کو حاصل کرنے والے کو بھی سب سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

''اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے''۔

(جامع ترمذی)

iv) حدیث کی فضیلت کا حقدار :

یہ فضیلت ان دونوں صورتوں میں ہے کہ :

۱) قرآنِ مجید کے الفاظ کو سیکھا جائے یعنی پڑھنا سیکھا جائے اور دوسروں کو سکھایا جائے۔

۲) قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں، ان کو عمل کی نیت سے سیکھا جائے اور دوسروں کو سکھایا جائے۔

مذکورہ حدیث کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے ان دونوں حیثیتوں کا بیک وقت موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ خود بھی قرآنِ مجید کی تعلیم حاصل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں میں سب سے بہتر اور افضل قرار پائیں۔

۳) پیغام حدیث :

یہ حدیث ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم قرآنِ مجید کو سیکھیں اور اس کو دوسروں کو سکھانے کی کوشش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں بہترین مسلمان بن سکیں۔

AL GAZALI COLLEGIATE
AZEEM
Scanned with CamScanner

حدیث نمبر۴: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّةً فَتَحَ اللّٰهُ لَهُ بَابًا مِنَ الْعَافِيَةِ

١) ترجمہ :

''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ (تعالیٰ) نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا''۔

٢) تشریح :

مذکورہ حدیث عبادات کے شعبے سے تعلق رکھتی ہے جس میں درود شریف پڑھنے کی غیر معمولی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ مذکورہ حدیث میں درج ذیل امور تشریح طلب ہیں :

i) درود کی تعریف :

درود سے مراد اللہ تعالیٰ سے حضرت محمد ﷺ پر رحمت و برکت بھیجنے کی دعا کرنا ہے۔ اصطلاحی طور پر حضرت محمد ﷺ کیلئے رحمت اور برکت کے دعائیہ الفاظ کہنا درود کہلاتا ہے۔

ii) درود کی ضرورت اور اہمیت :

حضرت محمد ﷺ کے اُمت پر اتنے احسانات ہیں کہ جن کا بدلہ تو دور کی بات، ان کا شمار بھی ممکن نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہم تک دین پہنچانے کیلئے ہر طرح کی تکالیف اور آزمائشیں برداشت کیں۔ نبی کریم ﷺ کے نبی و رسول ہونے اور آپ ﷺ کی اُمت کے لئے دی گئی قربانیوں کی وجہ سے ہمیں امتی ہونے کی حیثیت سے نبی کریم ﷺ سے محبت ہونی چاہئے، اسی محبت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی اُمت کو دنیا کے ہر شعبے میں اتباع نبوی ﷺ اور درود شریف جیسی نعمت عطا فرمائی اور اس کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

iii) عافیت سے مراد :

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ پر ایک بار درود بھیجنے کا بہت بڑا فائدہ بتایا گیا ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ درود بھیجنے والے کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ عافیت ایک ایسا لفظ ہے جس کی جتنی تشریح کی جائے کم ہے مختصراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام خیر، چین، سکون، راحت، انوارات، برکات کے نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ تمام آفات، تکالیف اور بیماریوں سے حفاظت کا نصیب ہونا عافیت میں داخل ہے۔ غرض ہر چیز میں بہتری طلب کرنا عافیت ہے۔

iv) درود کی فضیلت اور فوائد :

نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی و رسول ہیں۔ لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ﷺ پر ایک بار درود بھیج کر ان سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور اس کے بدلے میں اسے عافیت عطا فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ پر درُود بھیجنے کے دو اہم فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو نبی کریم ﷺ کی قربانیوں پر نظر رکھ کر نبی کریم ﷺ کے اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور دوسرا بے شمار اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ آخرت میں آپ ﷺ کا قرب بھی نصیب ہوگا۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کے اتباع اور آپ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھیجنے کی توفیق عطا فرمائے یہ اس کی خوش نصیبی کا ثبوت ہے۔

٣) پیغام حدیث :

اس حدیث مبارکہ کے ذریعے مسلمانوں کو یہ ترغیب دی گئی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا کریں، تا کہ اُن کی دنیا و آخرت دونوں بھلی ہو جائیں۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

حدیث نمبر۵: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ

۱) ترجمہ :

''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے، جو میں لایا ہوں''۔

۲) تشریح :

مذکورہ حدیث دینِ اسلام کے تمام شعبوں سے تعلق رکھتی ہے، اسی وجہ سے بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اس حدیث میں حضرت محمد ﷺ نے نہایت سادگی اور اختصار کے ساتھ تکمیلِ ایمان کے طریقے کو بیان فرمایا ہے۔ اس حدیث میں مندرجہ ذیل اُمور تشریح طلب ہیں :

i) خواہشات سے مراد :

اس حدیث میں خواہشات سے مراد یہ ہے کہ انسان کسی بھی عمل میں حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کے خلاف قلبی چاہت نہ رکھے، بلکہ اپنی چاہت کو حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کے تابع کرے۔

ii) تعلیمات سے مراد :

اس حدیث میں لائی ہوئی تعلیمات سے مراد دینِ اسلام ہے۔ اسلام کی تمام تعلیمات ان پانچوں میں سے کسی ایک شعبے سے متعلق ضرور ہوتی ہیں:

۱) عقائد ۲) عبادات ۳) معاملات ۴) معاشرت ۵) اخلاقیات

جو مسلمان ان پانچوں شعبوں پر عمل کرے گا، وہی مکمل دین دار کہلائے گا اور دنیا و آخرت میں چین، سکون، راحت اور اللہ تعالیٰ کے انعامات والی زندگی بسر کرے گا۔

iii) خواہشات کے دین کے مطابق ہونے کی ضرورت :

اِنسان جو بھی کام سرانجام دیتا ہے وہ خواہشات کے تابع ہوتے ہیں۔ اس لیے اگر کسی کی خواہشات دین کے تابع نہ ہوں تو اُس کے اعمال بھی دین کے تابع نہیں ہونگے۔ جس طرح اگر کسی شخص کے عقائد و عبادات حضرت محمد ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے بجائے اپنی خواہشات کے مطابق ہوں، تو وہ اللہ کی بارگاہ میں قابلِ قبول نہیں، اسی طرح معاملات، معاشرت اور اخلاقیات میں بھی اپنی خواہشات کی پیروی کرنے کے بجائے حضرت محمد ﷺ کی اتباع ضروری ہے۔ انسان کو کوئی ایسی خواہش نہیں کرنی چاہئے جس سے اللہ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے کسی حکم کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

''اور جو دے تم کو رسول (ﷺ) سو لے لو اور جس سے منع کرے اسے چھوڑ دو''۔

(سورۃ حشر: ۷)

۳) پیغامِ حدیث: عملی زندگی سے تعلق

یہ حدیث ہمیں پیغام دیتی ہے کہ ایمان کو کامل کرنے کیلئے دنیا کے ہر شعبے میں اپنی خواہشات کو چھوڑ کر حضرت محمد ﷺ کا اتباع محبت و شوق سے کیا جائے اور اس کو ضروری سمجھا جائے ورنہ ایمان ناقص رہے گا اور آخرت میں جواب طلبی ہوگی۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

حدیث نمبر ۶: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ

۱) ترجمہ :

''جس نے اللہ (تعالیٰ) کے لیے محبت کی اور اللہ (تعالیٰ) کے لیے بغض رکھا اور اللہ (تعالیٰ) کی رضا کے لیے عطا کیا اور اللہ (تعالیٰ) کے لیے روکا تو اس نے ایمان مکمل کر لیا''۔

۲) تشریح :

مذکورہ حدیث معاملات و معاشرت دونوں کے باب سے تعلق رکھتی ہے، جس میں مندرجہ ذیل چار صفات و اعمال پر تکمیلِ ایمان کی بشارت سنائی گئی ہے :

i) اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے محبت کرنا۔ ii) اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کسی سے بغض رکھنا۔

iii) اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کسی کو کچھ عطا کرنا۔ iv) اللہ تعالیٰ کیلئے ہی کسی کو عطا کرنے سے ہاتھ روکنا۔

i) اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے محبت کرنا :

شروع حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اُلفت و محبت کو خاص ایمانی صفات میں سے بتلایا ہے۔ انسان کی الفتوں اور محبتوں کا حقیقی محور بننے کی حقدار صرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہے۔ اسی کا تقاضہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق کیلئے دل میں شفقت و محبت رکھے۔ لیکن اس محبت و تعلق کو قائم کرنے سے قبل مسلمان یہ خیال رکھے کے اس کی بنیاد محض نفس کی خواہش یا کسی دنیاوی مقصد و غرض پر نہ ہو، بلکہ یہ دیکھے کہ جس شخص سے محبت رکھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے، اس سے وہ محبت رکھے۔ اس کی یہ محبت و تعلق اس کے ایمان کے تکمیل اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و توقیر کا نتیجہ ہوگی۔

ii) اللہ تعالیٰ کیلئے بغض و نفرت :

محبت و الفت کی طرح حدیث میں اللہ تعالیٰ کیلئے بغض و نفرت کو بھی تکمیلِ ایمان کا ذریعہ بتلایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان محض خواہشِ نفس یا دنیاوی غرض کیلئے کسی سے نفرت نہ رکھے، بلکہ اس کی نفرت و بغض بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو۔ جن سے نفرت و دشمنی شریعت میں مطلوب ہے، ان سے شریعت کا تابعدار بن کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے دشمنی و نفرت رکھے۔ مومن کو کسی سے ذاتی دشمنی یا بغض و نفرت نہیں ہوتی، بلکہ اس کی دشمنی اور نفرت صرف اللہ تعالیٰ کی رضائے کیلئے ہوتا ہے۔

iii) اللہ تعالیٰ کیلئے عطا کرنا :

حدیث میں اس بات کی بھی ترغیب دی گئی ہے کہ جب کسی کو کچھ عطا یا کسی کی امداد اور اعانت کی جائے تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدِنظر رکھا جائے۔ شریعتِ اسلامیہ میں انسانوں کے حقوق پورے کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی مالی اعانت پر بھی بھرپور زور دیا ہے۔ تاکہ آپس کے تعلقات مستحکم ہوں، معاشرے میں اتحاد کی فضا پیدا ہو اور گداگری کی لعنت سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔

لیکن اس ترغیب کے ساتھ ساتھ اس کو بھی باخوبی واضح کر دیا ہے کہ یہ سب زکوٰۃ، صدقات، فطرات، اعانت و امداد اسی وقت قبول اور خیر و برکت کا باعث ہوتے ہیں جب صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہوں۔ اس عمل سے کسی قسم کی کوئی غرض و غایت، ریاکاری، شہرت، دکھاوا یا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہونا چاہئے۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

۱۷) اللہ تعالیٰ کیلئے عطا سے ہاتھ روکنا :

ایمان کی تکمیل کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اگر کسی کی اعانت و امداد سے ہاتھ روکا جائے تو وہ بھی اپنی خواہش نفس یا دنیاوی غرض و انتقام کیلئے نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو۔ مثلاً معاشرے میں پھیلے ہوئے غیر مستحق بھکاریوں کو نہ دینا صرف اس لئے ہو کہ شریعت کی رو سے ان کیلئے سوال جائز ہے اور نہ ہی ان کو کچھ دینا، کیونکہ وہ اپنی جسمانی طاقت سے با آسانی کما سکتے ہیں یا ایسے رشتے دار کو زکوۃ نہ دی جائے جن کی کفالت کی ذمہ داری عائد ہو کیونکہ وہ مستحق زکوۃ نہیں ہیں۔

۳) پیغام حدیث :

یہ حدیث ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہر کام میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کوئی قدم اٹھائے، اپنی نفسی خواہش یا دنیاوی غرض سے اعمال نہ کریں تا کہ ہمارے ایمان کی تکمیل ہو جائے۔

حدیث نمبر ۷ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا

۱) ترجمہ :

''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے''۔

۲) تشریح :

اس حدیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل دو ایسے فطری اصولوں کا حکم دیا گیا ہے، جو ایک مہذب معاشرے کے لیے انتہائی ضروری ہیں :

اول : چھوٹوں پر رحم و شفقت دوم : بڑوں کی عزت و احترام

☆ چھوٹوں پر رحم :

حدیث میں جس فطری اصول کو پہلے حصے میں بیان کیا گیا ہے وہ چھوٹوں پر رحم کرنا ہے۔ اس حصے میں مندرجہ ذیل اُمور تشریح طلب ہیں :

i) رحم کا مفہوم :

رحم کا مفہوم نہایت وسیع ہے۔ بنیادی طور پر رحم کا مفہوم بغیر کسی غرض اور تقاضے کے لوگوں سے رحمدلی، پیار و محبت، شفقت و نرمی سے پیش آنا، اُن سے درگزر کرنا، اُن پر ترس کھانا اور اُن کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھنا ہے۔

ii) حدیث میں چھوٹوں سے مراد :

اس حدیث میں چھوٹوں سے مراد صرف عمر میں چھوٹے نہیں ہیں بلکہ اس میں عمر کے ساتھ ساتھ عہدے اور مرتبے میں چھوٹے افراد بھی شامل ہیں۔ ان سب کے ساتھ رحم کا معاملہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

iii) چھوٹوں پر رحم کی ضرورت :

چھوٹے اگر بچے ہوں تو وہ جسم اور عقل دونوں میں نا پختہ ہوتے ہیں اور نشوونما و تربیت کے مرحلے میں ہوتے ہیں، اگر بڑے اُن سے رحم و شفقت سے پیش آئیں گے تو اُن کی جسمانی و ذہنی تربیت بہتر طور پر ہو سکے گی اور یوں وہ مستقبل میں معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔ عہدے میں چھوٹوں لوگوں سے رحم سے پیش آنے کی وجہ سے اُن میں اعتماد کی فضا بحال رہتی ہے اور وہ بہتر طور پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر پاتے ہیں۔

ALIGARH COLLEGE

Scanned with CamScanner

(iv) چھوٹوں پر رحم کا طریقہ :

چھوٹوں پر رحم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ پیار، محبت اور شفقت سے پیش آنا چاہیے۔ ان کو بات بات پر جھڑکنا اور مارنا نہیں چاہیے بلکہ محبت و شفقت سے بات سمجھانی چاہیے۔ ان کی غلطیوں کی اصلاح مشفقانہ طریقے سے کرنی چاہیے۔ ان کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔ ان کے جو حقوق ہمارے ذمے ہوں ان کو بخوبی ادا کرنا چاہیے۔

☆ بڑوں کا احترام :

حدیث میں جس فطری اصول کو دوسرے حصے میں بیان کیا گیا ہے وہ بڑوں کا احترام کرنا ہے۔ اس حصے میں مندرجہ ذیل امور توضیح طلب ہیں:

(i) احترام کا مفہوم اور اس کی ضرورت و اہمیت :

اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کے تمام احکامات فطرت کے عین مطابق ہیں۔ اپنے سے بڑے کی عزت ایک ایسی اخلاقی قدر ہے جو کہ ایک مہذب معاشرے کا فطری تقاضا ہے۔ اسی لیے اسلام نے بڑوں کی عزت و احترام کو لازمی قرار دیا ہے۔ اس میں والدین، اساتذہ وغیرہ سب شامل ہیں۔ چھوٹوں کے لیے بڑوں کی بے شمار خدمات اور قربانیاں ہوتی ہیں۔ اس لیے ان کے احسانات و خدمات کے اعتراف کے طور پر اور ان سے کچھ سیکھنے اور فیض حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ان کا ادب و احترام کیا جائے۔

(ii) حدیث میں بڑوں سے مراد :

اس حدیث میں بڑوں سے مراد صرف عمر میں بڑے شخص نہیں بلکہ اس میں عمر کے ساتھ ساتھ عہدے اور مرتبے میں بڑے افراد بھی شامل ہیں۔ ان سب کا احترام کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

(iii) بڑوں کے احترام کا طریقہ :

بڑوں کے احترام کے بنیادی آداب میں داخل ہے بڑوں کا نام ادب کے ساتھ لیں، ان کو سلام میں پہل کریں، ان کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھیں، دسترخوان پر کوئی بڑا موجود ہو تو اس سے پہلے کھانے کی ابتداء نہ کریں، ان کے آگے نہ چلیں، جب وہ بات کریں تو توجہ سے سنیں، ان کے موجود ہوتے ہوئے خود کسی بات کا جواب نہ دیں، ان کے پیچھے ان کی برائیاں کرنے کے بجائے تعریف کریں اور ان کی غلطیوں پر پردہ ڈالیں۔

☆ مذکورہ صفات کا حکم :

مندرجہ بالا دونوں صفات کی اس قدر تاکید آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اس صفات سے عاری شخص کا اور میرا کوئی تعلق نہیں اور وہ اللہ کے رسول ﷺ کا اتباع کرنے والوں میں سے نہیں ہے یعنی وہ اس لائق نہیں کہ محمد ﷺ کا امتی کہلائے۔

(۳) پیغامِ حدیث:

یہ حدیث ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم اپنے چھوٹوں کے ساتھ محبت، شفقت و رحم کا معاملہ کریں، بڑوں کی عزت و احترام کریں، ان دونوں کے حقوق کو پورا کریں اور ان صفات کو دل و جان سے اپنائیں تاکہ کل روزِ قیامت بھی نبی کریم ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

کثیر الانتخابی سوالات

بنیادی تعلیمات

۱) ان کا کام روح قبض کرنا ہے:

(الف) جبرائیل علیہ السلام (ب) عزرائیل علیہ السلام (ج) اسرافیل علیہ السلام (د) میکائیل علیہ السلام

۲) اس فرشتے کا کام صور پھونکنا ہے:

(الف) جبرائیل علیہ السلام (ب) عزرائیل علیہ السلام (ج) اسرافیل علیہ السلام (د) میکائیل علیہ السلام

۳) مشہور ترین کاتب وحی کا نام حضرت.......... ہے۔

(الف) زید بن حارث رضی اللہ عنہ (ب) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ج) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (د) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۴) قرآن مجید میں حضرت محمد ﷺ کا یہ نام بھی آیا ہے:

(الف) محمود (ب) احمد (ج) مصطفیٰ (د) عبداللہ رضی اللہ عنہ

۵) قبر میں سوالات کرنے فرشتوں کو.......... کہتے ہیں:

(الف) منکر نکیر (ب) کراماً کاتبین (ج) ھاروت (د) ماروت

۶) اعمال لکھنے والے فرشتوں کو.......... کہتے ہیں:

(الف) منکر نکیر (ب) کراماً کاتبین (ج) ھاروت (د) ماروت

۷) عشرہ مبشرہ کی تعداد.......... ہے:

(الف) پانچ (ب) آٹھ (ج) سات (د) دس

۸) خلفائے راشدین کی تعداد.......... ہے:

(الف) پانچ (ب) آٹھ (ج) سات (د) چار

۹) پہلے خلیفہ حضرت.......... ہیں:

(الف) ابوبکر رضی اللہ عنہ (ب) عمر رضی اللہ عنہ (ج) عثمان رضی اللہ عنہ (د) علی رضی اللہ عنہ

۱۰) رمضان اسلامی سال کا کونسا مہینہ ہے؟

(الف) پانچواں (ب) آٹھواں (ج) نواں (د) چوتھا

قرآن مجید: تعارف ، فضائل اور حفاظت

۱) قرآن کا لفظی مطلب :

(الف) قرأت (ب) اللہ کا کلام (ج) پڑھا جانے والا کلام (د) محفوظ کلام

۲) قرآنِ مجید.......... مہینے میں نازل ہونا شروع ہوا؟

(الف) ربیع الاول (ب) رمضان (ج) ذیقعدہ (د) محرم

۳) حضرت محمد ﷺ پر پہلی وحی.......... میں نازل ہوئی۔

ALIGARH COLLEGIATE

۴) پہلی وحی سورۃ .... کی نازل ہوئی۔

(الف) فاتحہ (ب) علق (ج) فلق (د) ان میں سے کوئی نہیں

۵) آخری الہامی کتاب کا نام :

(الف) قرآن (ب) انجیل (ج) زبور (د) توریت

۶) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی .... کتاب ہے :

(الف) پہلی (ب) چوتھی (ج) آخری (د) تیسری

۷) مشہور آسمانی کتابوں کی تعداد .... ہے۔

(الف) پانچ (ب) چار (ج) آٹھ (د) چھ

۸) قرآن مجید کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر .... نیکیاں ملتی ہیں۔

(الف) پانچ (ب) چار (ج) آٹھ (د) دس

۹) قرآنِ مجید میں .... سورتیں ہیں۔

(الف) ۳۰ (ب) ۱۱۴ (ج) ۶۶۶۶ (د) ۷۰۰

۱۰) قرآن مجید میں .... آیات ہیں۔

(الف) ۳۰ (ب) ۱۱۴ (ج) ۶۶۶۶ (د) ۷۰۰

۱۱) قرآنِ مجید، حضرت .... پر نازل کیا گیا۔

(الف) موسیٰ علیہ السلام (ب) محمد ﷺ (ج) عیسیٰ علیہ السلام (د) داؤد علیہ السلام

۱۲) انجیل، حضرت .... پر نازل کی گئی۔

(الف) موسیٰ علیہ السلام (ب) محمد ﷺ (ج) عیسیٰ علیہ السلام (د) داؤد علیہ السلام

۱۳) زبور، حضرت .... پر نازل کی گئی۔

(الف) موسیٰ علیہ السلام (ب) محمد ﷺ (ج) عیسیٰ علیہ السلام (د) داؤد علیہ السلام

۱۴) توریت حضرت .... پر نازل کی گئی۔

(الف) موسیٰ علیہ السلام (ب) محمد ﷺ (ج) عیسیٰ علیہ السلام (د) داؤد علیہ السلام

۱۵) قرآنِ مجید کی .... بڑی نیکی ہے۔

(الف) تلاوت (ب) حفاظت (ج) کتابت (د) ان میں سے کوئی نہیں

۱۶) قرآنِ مجید کی حفاظت کا ذمہ .... نے خود لے لیا ہے۔

(الف) قرآن (ب) محمد ﷺ (ج) اللہ تعالیٰ (د) عثمان

۱۷) حدیث نبوی ﷺ : تم میں سے بہترین وہ ہے جو :

(الف) قرآنِ مجید سیکھے (ب) قرآنِ مجید سکھائے (ج) (الف، ب) یہ دونوں (د) استغفار کرے

۱۸) قرآنِ مجید کو پچھلی الہامی کتابوں کا .... کہا گیا ہے:

(الف) مصداق (ب) جامع (ج) (الف، ب) یہ دونوں (د) محافظ

۱۹) قرآنِ مجید کو پچھلی کتابوں کیلئے کہا گیا ہے:

(الف) مہیمن (ب) مصدق (ج) مجموعہ (د) ان میں سے کوئی نہیں

ALIGARH COLLEGE

Scanned with CamScanner

۲۰) قرآنِ مجید پر عمل کرنے سے .... حاصل ہوتی ہے۔

(الف) شہرت (ب) نیکیاں (ج) مال و دولت (د) عزت و سرفرازی

۲۱) مسلمان جب تک .... کی تعلیمات پر عمل پیرا رہے، دنیا میں غالب رہے۔

(الف) قرآن (ب) انجیل (ج) زبور (د) توریت

۲۲) ارشادِ نبوی ﷺ: اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو .... کی وجہ سے سربلندی عطا فرمائے گا۔

(الف) قرآن (ب) انجیل (ج) زبور (د) توریت

۲۳) قرآنِ مجید .... زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی کرتا ہے۔

(الف) انسانی (ب) جسمانی (ج) روحانی (د) حیوانی

۲۴) انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں ضروری معلومات اور رہنمائی کا خزینہ ہے۔

(الف) قرآن (ب) انجیل (ج) زبور (د) توریت

۲۵) محمد ﷺ کی رحلت کے بعد انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لکھوائے ہوئے تمام اجزاء کو یکجا کر کے محفوظ کر لیا۔

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

۲۶) قرآنِ مجید کو سب سے پہلے یکجا کیا

(الف) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (ب) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

۲۷) .... کو جامع القرآن کہا جاتا ہے۔

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

۲۸) انہوں نے اپنے عہدِ خلافت میں قرآنِ مجید کی متعدد نقول تیار کروا کر صوبائی دارالحکومتوں کو بھجوا دیں۔

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

۲۹) قرآن مجید کی مدتِ نزول ہے:

(الف) ۴۰ سال (ب) ۲۱ سال (ج) ۲۳ سال (د) ۷ سال

۳۰) قرآنِ مجید کو کتابی شکل دی:

(الف) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ج) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (د) حضرت علی رضی اللہ عنہ

۳۱) قرآن مجید کے ہر حرف پر نیکیاں ملتی ہیں:

(الف) ایک نیکی (ب) پانچ نیکیاں (ج) دس نیکیاں (د) بیس نیکیاں

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے محبت و اطاعت

۱) ایمان کا تقاضا ہے کہ .... سے محبت کی جائے۔

(الف) والد (ب) بہن بھائی (ج) اللہ تعالیٰ (د) والدہ

۲) اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت کی بنیاد .... ہے۔

(الف) تقویٰ (ب) مال (ج) اعمال (د) ایمان

۳) .... محبت بھی ایمان کا تقاضہ ہے۔

(الف) والدین (ب) بہن بھائی (ج) رشتہ دار (د) حضرت محمد ﷺ

۴) نبی ﷺ کی اطاعت .... کی اطاعت ہے۔

(الف) رسول (ب) والدین (ج) اللہ تعالیٰ (د) ان تینوں کی

۵) عبادت اور بندگی کے لائق صرف .... کی ذات ہے۔

(الف) رسول (ب) ملائکہ (ج) اللہ تعالیٰ (د) انبیاء

۶) اللہ تعالیٰ نے انسان کی کامل رہنمائی کیلئے .... مبعوث فرمائے۔

(الف) انبیاء (ب) فرشتے (ج) اولیاء (د) والدین

۷) اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال .... نہ کرو۔

(الف) بیکار (ب) ضائع (ج) خراب (د) قربان

۸) اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے حد .... ہیں۔

(الف) قربان (ب) جانثار (ج) مہربان (د) غصہ

۹) عقیدہ .... قرآن وحدیث اجماع تینوں سے ثابت ہے۔

(الف) توحید (ب) آخرت (ج) رسالت (د) ختم نبوت

۱۰) اللہ کے آخری نبی .... ہیں۔

(الف) حضرت آدم ؑ (ب) حضرت یوسف ؑ (ج) حضرت ابراہیم ؑ (د) حضرت محمد ﷺ

۱۱) ارشاد ربانی ہے: ''حضرت محمد ﷺ .... کے لیے اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں''۔

(الف) کافروں (ب) مومنوں (ج) انسانوں (د) جانوروں

۱۲) حضرت محمد ﷺ کی .... کے بغیر تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(الف) محبت (ب) اطاعت (ج) احترام (د) عزت

۱۳) محبت الٰہیہ .... کی پیروی کا نام ہے۔

(الف) دین (ب) اسلام (ج) انبیاء (د) حضرت محمد ﷺ

۱۴) آج میں نے تمہارے لیے .... مکمل کر دیا۔

(الف) دین (ب) اسلام (ج) ایمان (د) ان میں سے کوئی نہیں

۱۵) حضرت .... اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی ہیں۔

(الف) عیسیٰ ؑ (ب) ادریس ؑ (ج) آدم ؑ (د) نوح ؑ

ALIGARH COLLEGE

Scanned with CamScanner

علم کی اہمیت و فضیلت

۱) علم کے معنی ہیں:

(الف) ناواقف ہونا (ب) جاننا (ج) آگاہ ہونا (د) (ب اور ج) دونوں

۲) علم کی طرف سب سے زیادہ توجہ دینی چاہئے:

(الف) مسلمانوں کو (ب) ہندوؤں کو (ج) عیسائیوں کو (د) یہودیوں

۳) علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر .... ہے۔

(الف) سنت (ب) فرض (ج) مستحب (د) مباح

۴) انسان کو .... ہی کی بدولت دوسری مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے۔

(الف) علم (ب) عبادت (ج) عمل (د) شکل و صورت

۵) انسان زمین پر اللہ تعالیٰ کا .... ہے۔

(الف) خلیفہ (ب) داروغہ (ج) مہمان (د) غلام

۶) علم:

(الف) عظمت کا ذریعہ ہے (ب) سربلندی کا ذریعہ ہے (ج) یہ (الف، ب) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

۷) علم راستہ بتاتا ہے۔

(الف) جنت کا (ب) دوزخ کا (ج) جہنم کا (د) الف اور ب دونوں

۸) مومن کی عبادت کا مقصد:

(الف) تقویٰ اور رضائے الٰہی کا حصول ہے (ب) باعزت زندگی گزارنا ہے

(ج) یہ دونوں مقاصد درست ہیں (د) یہ دونوں مقاصد درست نہیں

۹) غزوہ بدر میں رقم نہ دینے والے قیدیوں کیلئے آزادی کا فدیہ اتنے مسلمانوں کو تعلیم دینا قرار دیا گیا:

(الف) دس (ب) پانچ (ج) چھ (د) پندرہ

10) ماں کی گود سے .... تک علم حاصل کرو۔

(الف) مدرسہ (ب) قبر (ج) مسجد (د) بڑھاپے

11) جنت کی پھلواریاں .... کی مجلسیں ہیں۔

(الف) شادی (ب) دنیا (ج) کاروبار (د) علم

۱۲) حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ”میں .... بنا کر بھیجا گیا ہوں“۔

(الف) معلم (ب) متعلم (ج) مبلغ (د) مجاہد

۱۳) .... کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں ہیں۔

(الف) اللہ تعالیٰ (ب) ملائکہ (ج) دنیاوالوں (د) انبیاء

۱۴) علم و حکمت .... کی متاع گم گشتہ ہے، جہاں سے میسر ہو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

(الف) مومن (ب) کافر (ج) عالم (د) طالبعلم

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

۱۵) نورِ علم سے آراستہ لوگ .... کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔

(الف) جنت (ب) قبر (ج) اسلام (د) اللہ تعالیٰ

۱۶) علم ہی کی بدولت حضرت .... کو ملائکہ پر فضیلت حاصل ہوئی۔

(الف) عیسیٰ (ب) آدمؑ (ج) موسیٰ (د) محمد ﷺ

۱۷) .... تنہائی کا ساتھی، غم خوار دوست اور بہترین ہم نشین ہے۔

(الف) قرآن (ب) علم (ج) روزہ (د) نماز

۱۸) علم میں غور و خوض کرنا .... کے برابر ہے۔

(الف) نماز (ب) روزے (ج) حج (د) زکوٰۃ

۱۹) علم پر بحث مباحثہ کرنا .... ہے۔

(الف) لڑائی (ب) جھگڑا (ج) گناہ (د) جہاد کا ثواب

۲۰) اللہ تعالیٰ .... ہی کے ذریعے قوموں کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔

(الف) مال (ب) کاروبار (ج) علم (د) ہتھیار

۲۱) اللہ کے لیے علم حاصل کرنا .... ہے۔

(الف) نیکی (ب) گناہ (ج) وبال (د) عذاب

۲۲) حضرت محمد ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اس کا پہلا لفظ .... ہے

(الف) بسم اللہ (ب) اقراء (ج) علق (د) ان میں سے کوئی نہیں

۲۳) پہلی وحی میں .... کا تذکرہ تھا۔

(الف) علم (ب) جہاد (ج) تبلیغ (د) طہارت

۲۴) اللہ تعالیٰ درجات بلند فرمائے گا:

(الف) محبت کرنے والوں کے (ب) نیک عمل کرنے والوں کے

(ج) عبادت کرنے والوں کے (د) علم حاصل کرنے والوں کے

۲۵) حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ پر فضیلت حاصل ہوئی:

(الف) اللہ کا خلیفہ ہونے کی وجہ سے (ب) علم کی وجہ سے

(ج) پہلا انسان ہونے کی وجہ سے (د) ان میں سے کوئی نہیں

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

مختصر سوالات و جوابات

اسلام کی بنیادی تعلیمات

سوال ۱: مشہور فرشتوں کے نام اور کام تحریر کیجئے۔

جواب: مشہور فرشتوں کے نام اور کام :

مشہور فرشتے چار ہیں، جن کے نام اور کام درج ذیل ہیں:

i) حضرت جبرائیل علیہ السلام : ان کے ذمے مختلف کام ہیں، جس میں سب سے اہم اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی وحی اس کے رسولوں ونبیوں کے پاس لانا تھا۔

ii) حضرت میکائیل علیہ السلام : یہ اس کائنات کے منتظم ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برساتے ہیں، رزق تقسیم کرتے ہیں اور ہواؤں کے نظام کی نگرانی کرتے ہیں۔

iii) حضرت عزرائیل علیہ السلام : یہ موت کے فرشتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مرنے والوں کی روح قبض کرتے ہیں۔ ان کو ملک الموت کہتے ہیں۔

iv) حضرت اسرافیل علیہ السلام : یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت برپا کرنے اور پھر مُردوں کو دوبارہ باحکمِ الٰہی زندہ کرنے کیلئے صور پھونکیں گے۔

سوال ۲: انسان کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اعمال لکھنے والے فرشتے :

انسان جو بھی نیک یا بدعمل کرتا ہے، اس کو اس کے ساتھ موجود دو فرشتے لکھ لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کو ''کراماً کاتبین'' یعنی ''معزز اعمال لکھنے والے فرشتے'' کہا جاتا ہے۔

سوال ۳: قبر میں سوالات کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: قبر میں سوالات کرنے والے فرشتے :

انسان کے مرنے کے بعد قبر میں یا جہاں وہ ہو، دو فرشتے سوالات کرتے ہیں جن کو ''منکر نکیر'' کہتے ہیں۔

سوال ۴: مشہور آسمانی کتابوں کے نام تحریر کیجئے اور بتایئے یہ کن کن انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں؟

جواب: مشہور آسمانی کتابیں :

آسمانی کتابیں چار ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

i) قرآن مجید : قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔

ii) انجیل : یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

iii) زبور : یہ کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

iv) توریت : یہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

سوال ۵: اسلامی مہینوں کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: اسلامی مہینوں کے نام :

اسلامی مہینوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

i)	محرم	ii)	صفر	iii)	ربیع الاول	iv)	ربیع الثانی
v)	جمادی الاول	vi)	جمادی الثانی	vii)	رجب	viii)	شعبان
ix)	رمضان	x)	شوال	xi)	ذیقعد	xii)	ذی الحجہ

سوال ۶: خلفاء راشدین کی تعداد اور نام تحریر کیجیے۔

جواب: خلفاء راشدین کی تعداد اور نام :

خلفاء راشدین چار ہیں، جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

i) خلیفہ اول : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ — ii) خلیفہ دوم : حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

iii) خلیفہ سوئم : حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ — iv) خلیفہ چہارم : حضرت علی رضی اللہ عنہ

سوال ۷: عشرہ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟ ان کے نام تحریر کیجیے۔

جواب: عشرہ مبشرہ سے مراد :

عشرہ کے معنی ہیں ''دس'' اور مبشرہ کے معنی ہیں ''بشارت دیے گئے''۔ عشرہ مبشرہ سے مراد وہ دس جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جن کو نبی کریم ﷺ نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی بشارت دی تھی۔

عشرہ مبشرہ کے نام :

ان دس جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

i)	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	ii)	حضرت عمر رضی اللہ عنہ	iii)	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
iv)	حضرت علی رضی اللہ عنہ	v)	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ	vi)	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ
vii)	حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	viii)	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ		
ix)	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	x)	حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ		

سوال ۸: کاتبینِ وحی سے کیا مراد ہے؟ مشہور کاتبینِ وحی کے نام تحریر کیجیے۔

جواب:

i) کاتبین وحی سے مراد :

کاتبین وحی سے مراد وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کو وحی کی کتابت کا شرف حاصل ہے۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم وقتاً فوقتاً نبی کریم ﷺ کے حکم سے اس خدمت کو بخوبی انجام دیتے رہے۔

ii) کاتبین وحی کے نام :

زیادہ مشہور کاتبینِ وحی کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

i)	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	ii)	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	iii)	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
iv)	حضرت علی رضی اللہ عنہ	v)	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	vi)	حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

قرآن مجید: تعارف، فضائل، حفاظت

سوال ۱: مکمل قرآن مجید تقریباً کتنے سال میں نازل ہوا؟

جواب: نزولِ قرآن مجید کی مدت:

مکمل قرآن مجید تقریباً ۲۳ سال کے عرصے میں نازل ہوا ہے۔

سوال ۲: قرآن مجید میں کتنی سورتیں، کتنی منزلیں اور مشہور قول کے مطابق کتنی آیات ہیں؟

جواب: قرآن مجید میں کل ۱۱۴ سورتیں، ۷ منزلیں اور مشہور قول کے مطابق ۶۶۶۶ آیات ہیں۔

سوال ۳: قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کیلئے مُھَیْمِن کہنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قرآن مجید "پچھلی کتابوں کیلئے مُھَیْمِن" ہے:

اللہ تعالیٰ نے پہلے جتنی کتب و صحائف نازل فرمائے تھے، وہ اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ قرآن مجید کو پچھلی کتابوں کیلئے مُھَیْمِن کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پچھلی کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعے ان کتابوں کے اصلی مضامین کی تصدیق کروا کر ان کی تعلیمات کو اب محفوظ کر دیا ہے۔ اب قرآن مجید کی صورت میں پچھلی تمام کتب سماویہ پر عمل ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیمات پر پورے اطمینان سے ہر زمانے میں عمل کیا جا سکتا ہے۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْہِ ...o

"اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے، جو حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتب آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ و نگہبان ہے"۔

(سورۃ مائدہ: ۴۸)

سوال ۴: قرآن مجید سے متعلق ایک حدیث اور اس کا ترجمہ تحریر کیجئے۔

جواب: قرآن مجید سے متعلق حدیث:

نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

"تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور (دوسروں) کو سکھایا"۔

(صحیح بخاری)

سوال ۵: حفاظتِ قرآن مجید سے متعلق اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کا ترجمہ تحریر کیجئے۔

جواب: حفاظتِ قرآن سے متعلق آیت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت اپنے ذمے لیتے ہوئے سورۃ حجر میں ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ o

"بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن مجید) کو نازل کیا ہے اور ہم (خود) ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔

(سورۃ حجر: ۹)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت، ختم نبوت

سوال ۱: اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت:

عربی زبان میں محبت کے معنی دل کی چاہت اور قلبی میلان کے ہیں۔ جبکہ اطاعت کے لغوی معنی تابعداری، فرمابرداری اور تعمیل حکم کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اطاعت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات میں واحد ماننے کے ساتھ ساتھ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی چاہت تمام چیزوں پر غالب ہو۔ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا دھیان ہر دم موجود ہو۔ تاکہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی تابعداری و فرمابرداری کی جائے۔

سوال ۲: اللہ تعالیٰ کی محبت کے کیا تقاضے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی محبت کے تقاضے:

اللہ تعالیٰ کی محبت کا تقاضہ ہے کہ:

i) ہم اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات میں یکتا جانیں۔

ii) اپنی حاجات، مشکلات، مسائل، پریشانیوں اور تکلیفوں میں اس کی طرف رجوع کریں۔

iii) اس کے تمام احکامات کی پابندی کریں۔

iv) اس کے تمام احکامات کو باقی تمام دوسری چیزوں پر ترجیح دیں۔

v) ہر اس بات سے احتراز کریں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔

vi) نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مان کر ان کی اتباع کریں۔

vii) صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھیں، اسی سے ڈریں اور اس کی نعمتوں پر عملی شکر ادا کریں۔

سوال ۳: رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت:

رسول اللہ ﷺ کی محبت و اطاعت سے مفہوم یہ ہے کہ انسان آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری نبی و رسول مان کر اپنے دل میں آپ ﷺ کی چاہت تمام انسانوں سے زائد رکھے تمام انسانوں سے زیادہ محبوب رکھے۔ چوبیس گھنٹے کی زندگی میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے، دین و دنیا کے ہر معاملے سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم کو رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق انجام دے۔

سوال ۴: رسول اللہ ﷺ کی محبت کے کیا تقاضہ ہیں؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی محبت کے تقاضے:

رسول اللہ ﷺ کی محبت کے تقاضوں میں سے ہے کہ:

i) جناب نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول و نبی مانا جائے۔

ii) نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل پیرا ہوا جائے۔

iii) دل میں آپ کی چاہت ہر انسان سے، تمام رشتوں سے اور تمام تعلقات سے بڑھ کر ہو۔

iv) زندگی کے ہر شعبے میں نبی کریم ﷺ کی زندگی کو اپنایا جائے، چاہے وہ زندگی عقائد، عبادات، معاشرت، معاملات، اخلاقیات میں سے کسی سے بھی متعلق ہو۔ غرض نبی کریم ﷺ کا کامل متبع بنا جائے۔ غیروں کی چاہت کے مقابل میں اگر نبی کریم ﷺ کی سنت یا طریقہ آجائے تو سنتِ رسول ﷺ کو فوقیت دی جائے۔

ALIGARH COLLEGE

Scanned with CamScanner

v) ادب وتعظیم کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے۔

vi) کثرت سے آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجا جائے۔

vii) ہر اس سے محبت کی جائے جس سے رسول ﷺ نے محبت کی ہو یا جس کو نبی کریم ﷺ سے نسبت ہو۔

سوال ۵: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی ضرورت :

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کُل مومنین کے لیے بے حد ضروری ہے کیونکہ:

i) اس کے بغیر ہمارا دین وایمان مکمل نہیں ہوتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ...٥

''اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم ایمان والے ہو''۔

(سورۂ انفال:۱)

ii) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ہر جگہ رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ رسول (ﷺ) کی اطاعت کو مشروط کر دیا گیا ہے۔ رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ...٥

''جس نے رسول کی اطاعت کی تو بلاشبہ اس نے اللہ (تعالیٰ) کی اطاعت کی''۔

(سورۂ نساء:۸۰)

iii) نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے بغیر ہمارے تمام اعمال اور تمام عبادات بے کار ہو جاتی ہیں لہٰذا نبی کریم ﷺ کی اطاعت بے حد ضروری ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ٥

''اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو''۔

(سورۂ محمد:۳۳)

سوال ۶: عقیدۂ ختم نبوت کا مفہوم تحریر کیجئے۔ یا عقیدۂ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدۂ ختم نبوت کا مفہوم :

عقیدۂ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت و رسالت کا جو سلسلہ شروع ہوا، وہ حضرت محمد ﷺ پر آکر ختم ہو گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ اب قیامت تک حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے کو نبوت نہیں ملے گی یعنی کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

سوال ۷: ختم نبوت سے متعلق ایک آیت اور اس کا ترجمہ تحریر کیجئے۔

جواب: ختم نبوت سے متعلق ایک آیت

قرآنِ مجید میں واضح طور پر حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین قرار دے کر اس کا اعلان کر دیا کہ آپ پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی، ارشاد ہوتا ہے کہ:

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ... ٥

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (تمام انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے) ہیں''۔

(سورۂ احزاب:۴۰)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

علم: فرضیت، اهمیت و فضیلت

سوال ۱: علم کا مفہوم تحریر کیجئے۔ یا علم سے کیا مراد ہے؟

جواب: علم کا مفہوم :

علم کے لغوی معنی ''جاننے'' اور ''آگاہ ہونے'' کے ہیں۔ یہ جاننا اور آگاہ ہونا کسی بھی چیز کے بارے میں ہوسکتا ہے۔لیکن شرعی اصطلاح میں علم سے مراد اس بات کو جاننے کی کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر حال میں انسان سے کیا چاہتی ہے اور اس چاہت کو پورا کرنے کیلئے نبی کریم ﷺ نے کونسا طریقہ اختیار کیا ہے، تاکہ ایک مسلمان اپنی مکمل زندگی دینِ اسلام کے مطابق گزار کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والا بن جائے۔

سوال ۲: علم کی اہمیت مختصراً تحریر کیجئے۔ یا اسلام میں علم کی اہمیت پر تین جملے تحریر کیجئے۔

جواب: علم کی اہمیت :

اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ میں سے علم کو خاص مقام حاصل ہے۔اسی لئے علم ہی ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو دوسری مخلوق سے ممتاز کرتی ہے۔علم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے باخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ علم کی بدولت ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے اور اسی علم کی بدولت فرشتوں اور انسانوں میں فرق پیدا فرمایا۔ نبی کریم ﷺ پر پہلی وحی جو نازل ہوئی اس میں بھی علم کا ذکر فرما کر علم کی ترغیب دی۔خود اللہ تعالیٰ نے علم والوں اور بے علم لوگوں میں فرق بتا کر علم کی اہمیت کو واضح فرمایا۔ارشاد ہوتا ہے کہ :

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ...٥

''آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہوسکتے ہیں؟''۔

(سورۂ زمر:۹)

سوال ۳: حصول علم سے متعلق نبی کریم ﷺ کا کوئی ایک ارشاد تحریر کیجئے۔

جواب: حصول علم سے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد :

حصول علم کے متعلق آپ کے بے شمار ارشادات منقول ہیں، حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ :

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

''علم کی طلب، ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے''۔

(بیہقی)

سوال ۴: قرآن مجید کی پہلی وحی کی پہلی آیت کا ترجمہ تحریر کیجئے۔

جواب: پہلی وحی کی پہلی آیت :

پہلی وحی میں اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم ﷺ کو پڑھنے کا حکم دیا اور علم کی اہمیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔پہلی وحی کی پہلی آیت یہ ہے:

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ٥

''(اے محمد ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر پڑھو جس نے (سب کو) پیدا کیا''۔

(سورۂ علق:۱)

سوال ۵: جنت کی پھلواریوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: جنت کی پھلواریاں :

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ سے فرمایا کہ جب تم لوگ جنت کی پھلواریوں میں سے گزرو تو ان سے جی بھر کر فائدہ اٹھایا کرو۔صحابہ کرام ؓ نے پوچھا کہ ''جنت کی پھلواریاں کیا ہے''؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علم کی مجالس۔اس طرح جنت کی پھلواریاں یا باغوں سے مراد علمی مجالس ہیں۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

سوال ۶: آخری حج کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے علم سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آخری حج کے موقع پر نبی کریم ﷺ کا علم سے متعلق ارشاد :

نبی کریم ﷺ نے آخری حج کے موقع پر اپنی تعلیمات و علم سے متعلق فرمایا کہ:

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

"جو لوگ یہاں حاضر ہیں، وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں"۔

(صحیح بخاری)

سوال ۷: نبی کریم ﷺ اپنے علم میں اضافے کیلئے کون سی قرآنی دعا فرمائی؟

جواب: علم میں اضافے کی دعا :

نبی کریم ﷺ اپنے علم میں اضافے کیلئے قرآنِ مجید کی مندرجہ ذیل دعا فرمایا کرتے :

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

"میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"۔

(سورۂ طٰہٰ:۱۱۴)

سوال ۸: رسول اللہ ﷺ علم سے متعلق صبح و شام کیا دعا مانگتے تھے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کی علم سے متعلق صبح و شام کی دعا :

رسول اللہ ﷺ علم سے متعلق صبح و شام مندرجہ ذیل دعا بھی فرماتے :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم کی درخواست کرتا ہوں"۔

(مستدرک حاکم)

ج۔ علم حاصل کرو اس کے لیے تمہیں چین جانا پڑے۔

Scanned with CamScanner

بیانیہ سوالات اور جوابات

Cimp

تعارف قرآن مجید

۱) تعریف قرآن :

لغوی اعتبار سے قرآن کا مطلب ''پڑھا جانے والا کلام'' ہے، اسکا یہ نام خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اصطلاحی طور پر قرآن مجید کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے:

''اللہ تعالیٰ کا وہ (پڑھا جانے والا) کلام جو محمد (ﷺ) پر نازل ہوا، صحیفوں میں لکھا گیا اور ہم تک بغیر کسی کمی بیشی کے متواتر پہنچا، قرآن کہلاتا ہے''۔

۲) نزول قرآن :

قرآن مجید کا نزول حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے حضرت محمد ﷺ پر بتدریج ہوا۔ یہ تھوڑا تھوڑا متفرق طور پر وقت اور موقع کے اعتبار سے ہوتا تھا۔ اس نزول کا آغاز لیلۃ القدر سے ہوا۔ سب سے پہلے سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔ اس وقت نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ اس کے بعد ڈھائی تین سال تک نزول کا سلسلہ منقطع رہا، پھر سورۂ مدثر کی آیات سے دوبارہ نزول شروع ہوا اور پھر حسب ضرورت وقت و موقع کے اعتبار سے نازل ہو کر تقریباً تیئس (۲۳) سال کی مدت میں اس کا نزول مکمل ہوا۔

۳) جامعیت قرآن :

قرآنِ مجید انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انسانی زندگی کی حقیقت، انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی، ان کے متعلق حقوق و فرائض، خیر و شر، حلال و حرام، اخلاقی تعلیمات، اُخروی زندگی، معاشی و معاشرتی زندگی، اقتصادی اور سیاسی زندگی، غرض قرآنِ مجید انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے بارے میں ضروری معلومات اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

۴) حقانیت قرآن :

قرآنِ مجید تمام جن و انس کو اس بات سے عاجز کرنے والا ہے کہ وہ اس جیسا کلام کہہ سکیں یعنی اس کی نظیر پیش کرنا جن و انس کی دسترس و قدرت سے باہر ہے۔ یہی قرآن کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل ہے اور اسی وجہ سے اس کو نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ کہا جاتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا تمام دنیا کو چیلنج ہے کہ اگر کوئی اس میں شبہ رکھتا ہے کہ یہ کلام اللہ ہے تو اس جیسی ایک ہی سورت بنا کر لے آئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ آج تک کوئی ایسا نہ کر سکا اور نہ ہی کر سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ :

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ

لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝

''اگر تمام انسان اور جنات مل کر اس قرآن جیسا (کلام) پیش کرنا چاہیں تو اس جیسا پیش نہیں کر سکیں گے، خواہ وہ ایک دوسرے کی کتنی مدد کیوں نہ کریں''۔

(سورۂ بنی اسرائیل: ۸۸)

ALGHARI COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

۵) آخری آسمانی کتاب :

قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جناب محمد ﷺ پر نازل فرما کر قیامت تک آنے والی انسانیت کے لئے اپنی تعلیمات کو واضح فرما دیا۔ اب قرآنِ مجید آخری کتاب ہے اس کے بعد اب کسی کتاب کا نزول نہیں ہوگا۔

۶) پچھلی کتابوں کیلئے مُهَيْمِنْ :

اللہ تعالیٰ نے پہلے جتنی کتب وصحائف نازل فرمائے تھے، وہ اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہیں رہیں۔ قرآنِ مجید کو پچھلی کتابوں کیلئے مُهَيْمِن کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پچھلی کتابوں میں جو تعلیمات اور عقائد اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہ سکے، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے ذریعے ان کتابوں کے اصلی مضامین کی تصدیق کروا کر ان کی تعلیمات کو از سر محفوظ کر دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتَابِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ ...o

''اور ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے، جو حق لے کر آئی ہے۔ اس سے پہلے جو آسمانی کتب آئیں ان کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ونگہبان ہے''۔

(سورۂ مائدہ :۴۸)

۷) معلومات قرآن :

قرآنِ مجید سے متعلق بنیادی معلومات یہ ہیں :

i)	پاروں کی تعداد	: ۳۰	ii)	آیتوں کی تعداد	: ۶۶۶۶
iii)	سورتوں کی تعداد	: ۱۱۴	iv)	پہلی سورت	: سورۂ فاتحہ
v)	آخری سورت	: سورۂ ناس	vii)	سب سے بڑی سورت	: سورۂ بقرہ
viii)	سب سے چھوٹی سورت	: سورۂ کوثر			

فضائل قرآن مجید

۱) قرآنِ مجید کی روشنی میں :

i) قرآن ''معجز کلام'' :

قرآنِ مجید چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے یہ جو تمام جن وانس کو اس بات سے عاجز کرنے والا ہے کہ وہ اس جیسا کلام کہہ سکیں یعنی اس کی نظیر پیش کرنا جن وانس کی دسترس وقدرت سے باہر ہے۔ یہی قرآن کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل ہے اور اسی وجہ سے اس کو نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ کہا جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ :

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
لَایَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا o

''اگر تمام انسان اور جنات مل کر اس قرآن جیسا (کلام) پیش کرنا چاہیں تو اس جیسا پیش نہیں کر سکیں گے، خواہ وہ ایک دوسرے کی کتنی مدد کیوں نہ کریں''۔

(سورۂ بنی اسرائیل:۸۸)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

ii) قرآن ''محفوظ ترین کلام'' :

اللہ تعالیٰ نے پچھلی امتوں کیلئے اپنی تعلیمات واضح کرنے کیلئے جتنے بھی صحیفے اور کتابیں اپنے رسولوں کے ذریعے نازل فرمائیں، کسی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی، جبھی یہ کُتب وصحائف وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوگئیں، لیکن قرآنِ مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی اور جس کی وجہ سے تقریباً چودہ سو سال بعد بھی قرآن ویسا ہی محفوظ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے کہ :

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ○

''بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن مجید) کو نازل کیا ہے اور ہم (خود) ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

(سورۂ حجر:۹)

۲) احادیث کی روشنی میں

i) قرآن ''افضل ترین کلام'' :

قرآنِ مجید تمام کلاموں میں سے افضل ترین کلام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور جبھی اس میں کوئی خامی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

فَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

''اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے''۔

(جامع ترمذی)

ii) اہلِ قرآن ''بہترین مسلمان'' :

جو مسلمان قرآنِ مجید کے الفاظ کو یا اس میں موجود اللہ تعالیٰ کے احکامات کو عمل کیلئے سیکھتے ہیں اور اس کو دوسرے لوگوں کو سکھاتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسانوں اور مسلمانوں میں بہترین ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے قرآنِ مجید سیکھے اور (دوسروں کو) سکھائے''۔

(صحیح بخاری)

حفاظت قرآن مجید

۱) تعارف:

اللہ تعالیٰ نے پچھلی امتوں کیلئے اپنی تعلیمات واضح کرنے کیلئے جتنے بھی صحیفے اور کتابیں اپنے رسولوں کے ذریعے نازل فرمائیں، کسی کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لی، جبھی یہ کُتب، وصحائف وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہوگئیں، لیکن قرآنِ مجید کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے لی اور جس کی وجہ سے تقریباً چودہ سو سال بعد بھی قرآن ویسا ہی محفوظ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے کہ :

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ ○

''بے شک، ہم نے ہی اس ذکر (قرآن مجید) کو نازل کیا ہے اور ہم (خود) ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں''۔

(سورۂ حجر:۹)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

٢) جمع وتدوینِ قرآن مجید : (حفاظتِ قرآن کا طریقہ کار)

جب ہم تاریخ جمع وتدوینِ قرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ظاہراً حفاظتِ قرآن کے مندرجہ ذیل دو اسباب نمایاں نظر آتے ہیں:

i) حفظِ قرآن   ii) کتابتِ قرآن

ان دونوں اسباب سے مندرجہ ذیل تین مختلف ادوار میں قابلِ ذکر کام لے کر اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو محفوظ بنا دیا:

i) عہدِ رسالت مآب ﷺ :

قرآن مجید چونکہ ایک ہی دفعہ پورا نازل نہیں ہوا، اس کی مختلف آیات ضرورت اور حالات کی مناسبت سے نازل کی جاتی رہی ہیں، اس لئے عہدِ رسالت ﷺ کی ابتداء میں یہ ممکن نہ تھا کہ قرآن کو کتابی شکل دے دی جائے، اس لئے شروع میں اس کو انسانی حافظے کے ذریعے محفوظ کروایا گیا۔ جب نبی کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تو آپ ﷺ اس کو حضرت زید رضی اللہ عنہ اور دوسرے کاتبینِ وحی کے ذریعے دستیاب شدہ مختلف اشیاء پر نقل کرواتے اور پھر اس کو ان کو جمع کر کے سنبھال کے لائے مسجد نبوی ﷺ میں ایک جگہ متعین تھی وہاں یہ آیات لکھ دی جاتیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہاں سے نقل کر کے لے جاتے اور حفظ یاد کر لیتے۔ یوں اس طرح عہدِ رسالت ﷺ میں ایک نسخہ وہ تھا جو نبی کریم ﷺ نے اپنی نگرانی میں لکھوایا تھا، اگرچہ وہ کتابی شکل میں نہ تھا بلکہ متفرق پارچوں کی شکل میں تھا، اس کے علاوہ بعض دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس بھی مکمل یا نامکمل نسخے موجود تھے جو انہوں نے اپنی یادداشت کیلئے نقل کئے تھے۔

ii) عہدِ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ :

جنگِ یمامہ میں حفاظ کرام کی ایک بڑی تعداد شہید ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی توجہ اس طرف دلائی کہ اگر اسی طرح حفاظ شہید ہوتے گئے تو قرآن مجید کہیں ضائع نہ ہو جائے، اس لئے اس کو ایک جگہ جمع کر لیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کاتبِ وحی اور حافظ قرآن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ کام سونپا کہ وہ قرآن کی آیتوں کو تلاش کر کے ایک جگہ جمع کر دیں اور ان کی مدد کیلئے حضرت عمر اور بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی مقرر فرما دیا۔ ان حضرات کی کاوشوں سے ایک مرتب نسخہ تمام اُمت کی اجماعی تصدیق سے تیار کیا گیا تاکہ ضرورت پڑنے پر اس کی طرف رجوع کیا جا سکے۔ جس میں آیات تو نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق مرتب تھیں لیکن سورتیں مرتب نہ تھیں بلکہ ہر سورت الگ الگ صحیفے میں لکھی گئی تھی۔

iii) عہدِ عثمانی رضی اللہ عنہ :

جب اسلام دور دراز علاقوں میں پھیلا تو لوگوں میں قرآن کو پڑھنے میں غلطیاں بہت عام ہو گئیں، جس کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ اگر یہ صورت حال برقرار رہی اور اِنفرادی مصاحف کو ختم کر کے قرآن مجید کے معیاری نسخے عالمِ اسلام میں نہ پھیلائے گئے تو زبردست فتنہ رونما ہو جائے گا، اس لئے انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورے کر کے بہت سے اہم کام کئے، جن کا مقصد یہ تھا کہ پورے عالمِ اسلام میں رسم الخط اور سورتوں کا ترتیب کے اعتبار سے تمام مصاحف یکساں ہو جائیں اور ان میں سات حروف اس طرح جمع ہو جائیں کہ بعد میں کسی کو صحیح قرات سے انکار کرنے یا غلط قرأت پر اصرار کرنے کی گنجائش نہ رہے، جب کبھی اختلاف رونما ہو تو ان مصحف کی طرف رجوع کر کے باآسانی دور کیا جا سکے۔

٣) اختتامیہ:

غرض، قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا ایسا کلام ہے جس کے بے شمار فضائل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت کی بناء پر قیامت تک اس کی حفاظت کا خود انتظام فرمایا ہے۔

Scanned with CamScanner

حفاظتِ قرآن مجید میں خلفاء ؓ کا کردار

(صرف سمجھنے کے لیے)

☆ عہدِ حضرت ابو بکر صدیق ؓ :

حضرت عمر ؓ کو جنگِ یمامہ میں حفاظ کرام کی ایک بڑی تعداد شہید ہو جانے سے بہت تشویش ہوئی کہ کہیں اگر اسی طرح حفاظ شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ اس لئے انہوں نے حضرت ابو بکر ؓ کی توجہ اس طرف دلائی کہ قرآنِ مجید کو ایک جگہ جمع کرلیا جائے۔ ابو بکر ؓ نے حفاظتِ قرآن کے لئے کاتبِ وحی اور حافظِ قرآن حضرت زید بن ثابت ؓ کا انتخاب فرمایا۔ حضرت زید ؓ نے بڑی احتیاط سے سارے منتشر اجزاء (بکھرے ہوئے حصوں) کو ایک جگہ جمع کیا اور اس کیلئے اعلان عام کردیا گیا کہ جس کے پاس بھی قرآن کا کوئی جز (قرآنی آیت) لکھا ہوا ہو وہ اسے لا کر پیش کردے۔ جب کوئی شخص ان کے پاس قرآن مجید کی کوئی لکھی ہوئی آیت لے کر آتا تو وہ درج ذیل چار طریقوں سے اس کی تصدیق کرتے:

1) اپنے حافظہ سے اس کی توثیق فرماتے تھے۔
2) حضرت عمر ؓ جو اس کام میں ان کے معاون (مددگار) تھے، وہ بھی اپنے حافظے سے اس کی توثیق فرماتے تھے۔
3) لکھی ہوئی آیت اس وقت تک قبول نہیں کی جاتی جب تک دو قابلِ اعتبار گواہوں نے اس بات کی گواہی نہ دیدی ہو کہ یہ آیت حضرت محمد ﷺ کے سامنے لکھی گئی تھی اور آپ ﷺ کی وفات کے سال آپ ﷺ کے سامنے پیش کردی گئی تھی اور آپ نے اس کے درست ہونے کی توثیق فرمادی تھی۔
4) اس کے بعد ان لکھی ہوئی آیتوں کا ان مجموعوں کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا جو مختلف صحابہ کرام ؓ نے انفرادی طور پر تیار کیے تھے۔

☆ عہدِ عثمانی ؓ :

حضرت عثمان ؓ نے حفاظتِ قرآن کے لئے صحابہ کرام ؓ سے مشورے کرکے مندرجہ ذیل کام کیے:

1) قرآن مجید کے سات معیاری نسخے تیار کرائے اور انہیں مختلف اطراف میں روانہ کردیا۔
2) جتنے انفرادی مصاحف لوگوں نے تیار کر رکھے تھے، ان سب کو نذرِ آتش کرکے ختم کردیا گیا۔
3) یہ پابندی عائد کردی کہ آئندہ جتنے مصاحف لکھے جائیں وہ سب ان سات مصاحف کے مطابق ہونے چاہیے جو تیار کرواکر مختلف علاقوں میں بھیجے گئے ہیں۔
4) ان مصاحف میں سورتوں کو مرتب کرکے ایک مصحف کی شکل دیدی گئی۔
5) ان مصاحف کا رسم الخط ایسا رکھا کہ اس میں قرآن مجید کے ساتوں حروف سما جائیں۔
6) اس بات کا بھی خیال رکھا گیا کہ اگر کسی لفظ کے رسم الخط میں اختلاف ہو کہ یہ کس طرح لکھا جاتا ہے تو اس صورت میں اس کو قریشی رسم الخط میں لکھا جائے۔
7) ان تمام مصاحف کو تیار کرنے کیلئے چار رکنی صحابہ ؓ کی کمیٹی بنائی، جس نے ان نسخوں کو مرتب کرنے کیلئے وہی احتیاط برتی جو حضرت ابو بکر ؓ کے زمانے میں کی گئی تھی۔

حضرت عثمان ؓ کی اسی کاوش کو سراہتے ہوئے حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ:

''عثمان ؓ کے بارے میں کوئی بات اُن کی بھلائی کے سوا نہ کہو، کیونکہ اللہ کی قسم! انہوں نے مصاحف کے بارے میں جو کام کیا وہ ہم سب کی موجودگی میں (اور مشورے سے) کیا''۔

(فتح الباری)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ

کی محبت اور اطاعت

۱) اللہ تعالیٰ کی محبت اور اطاعت کا مفہوم :

عربی زبان میں محبت کے معنی دل کی چاہت اور قلبی میلان کے ہیں۔ جبکہ اطاعت کے لغوی معنی تابعداری، فرمابرداری اور تعمیل حکم کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اطاعت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات میں واحد ماننے کے ساتھ ساتھ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی چاہت تمام چیزوں پر غالب ہو۔اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا دھیان ہر دم موجود ہو۔تا کہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اس کی تابعداری و فرمابرداری کی جائے۔

۲) رسول اللہ ﷺ کی محبت واطاعت کا مفہوم :

رسول اللہ ﷺ کی محبت واطاعت سے مفہوم یہ ہے کہ انسان آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری نبی ورسول مان کر اپنے دل میں آپ ﷺ کی چاہت تمام انسانوں سے زیادہ رکھے تمام انسانوں سے زیادہ محبوب رکھے۔ چوبیس گھنٹے کی زندگی میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے، دین ودنیا کے ہر معاملے سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم کو رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق انجام دے۔

۳) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت کی ضرورت واہمیت :

دین ودنیا کی سب سے بڑی نعمت محبت اور الفت ہے، خاص کر وہ محبت والفت جو بندے کو اپنے رب کے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں، رحمتوں اور انعامات سے نوازا ہے، ان تمام احسانات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اہل ایمان پر خصوصی احسانات بھی ہیں، جن میں سے سب سے اہم ایمان کی دولت کا عطا کرنا اور آخری نبی ورسول جناب محمد ﷺ کی امت میں پیدا کرنے کا شرف بخشا ہے۔ یہ تمام احسانات ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت کریں اور ہمارے ایمان کی تکمیل اس محبت کے بغیر ناممکن ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ اور اس کے بغیر بھی ہمارا دین وایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ کی اطاعت کے ساتھ ہر جگہ رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول (ﷺ) کی اطاعت کو مشروط کر دیا گیا ہے۔

۴) محبت واطاعت قرآنِ مجید کی روشنی میں:

قرآن مجید کی بے شمار آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت واطاعت کو مومنوں کے اصاف میں بیان کیا ہے۔

i) اللہ تعالیٰ سے محبت کے بارے میں سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے کہ :

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ...٥

''اور ایمان والے اللہ (تعالیٰ) سے سب سے زیادہ (شدید) محبت کرتے ہیں''۔

(سورۂ بقرہ:۱۶۵)

ii) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ اور اس کے بغیر بھی ہمارا دین وایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنتُم مُّؤْمِنِينَ...O

''اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم ایمان والے ہو''۔

(سورۂ انفال:۱)

iii) رسول اللہ ﷺ سے محبت کے بارے میں سورۂ احزاب میں ارشاد ہے کہ :

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ...O

''نبی (ﷺ) مومنوں کے لیے اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں''۔

(سورۂ احزاب:۶)

iv) اطاعت کے بارے میں سورۂ آلِ عمران میں ارشاد ہے کہ :

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ...O

''(اے نبی ﷺ کہہ دیجیے) اگر تم اللہ (تعالیٰ) سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع (اطاعت اور پیروی) کرو، پھر اللہ (تعالیٰ) تم سے محبت رکھے گا''۔

(سورۂ آلِ عمران:۳۱)

۵) محبت اور اطاعت حدیث کی روشنی میں:

نبی کریم ﷺ کی آحادیث میں بھی بے شمار جگہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت واطاعت کو بیان کیا گیا ہے۔

i) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

اَجِلُّوا اللّٰہَ یَغْفِرْ لَکُمْ

''اللہ تعالیٰ کی بڑائی (محبت وعظمت) کو اپنے دل میں اُتار لو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کردے گا''۔

(مسند احمد)

ii) محبت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

''تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔

(صحیح بخاری)

iii) اطاعت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ :

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ

''تم میں سے کوئی شخص (اُس وقت تک) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُس کی خواہش اُس (تعلیم) کے مطابق نہ ہو جائے، جو میں لایا ہوں''۔

(صحیح بخاری)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

۶) **محبت اور اطاعت کے بنیادی تقاضے :**

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت ہم سے مندرجہ ذیل بنیادی تقاضے کرتی ہے :

i) **وحدانیت کا اقرار :**

اللہ تعالیٰ کی محبت و اطاعت کا بنیادی تقاضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات و صفات میں واحد و یکتا مانا جائے۔

ii) **احکامات کی بجا آوری :**

صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے کیونکہ اس کے سوا کوئی دوسرا اس لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی مکمل پابندی کی جائے اور ان کو دوسری تمام چیزوں پر فوقیت دی جائے۔

iii) **نافرمانی سے بچنا :**

جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا، ان سے بچا جائے کیونکہ ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

iv) **اتباعِ سنت :**

رسول اللہ ﷺ سے محبت کے اظہار کا سب سے جامع طریقہ آپ ﷺ کی سنت کی پیروی ہے۔ یہ عمل آپ ﷺ سے محبت کے اظہار کا سب سے بہترین طریقہ ہے۔ آپ ﷺ کی سنت کی پیروی کرنے سے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور ایسے مومن سے محبت کرنے لگتا ہے۔

v) **ادب و تعظیم کے ساتھ ذکرِ خیر اور درود و سلام :**

مومنین کو رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے رہنا چاہئے اور اس ذکر میں ادب احترام اور تعظیم کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔ آپ ﷺ سے محبت کے اظہار کے طریقوں میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجا جائے۔

vi) **مکارمِ اخلاق کو اپنانا :**

رسول اللہ ﷺ نے عمدہ اخلاق اپنانے کی بار بار تلقین کی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں جن اعلیٰ اخلاق کو اپنایا، ہمیں بھی ان اخلاق کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۷) **اختتامیہ:**

غرض، ہم کو چاہئے کہ اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت پیدا کرنے کیلئے محنت کریں تا کہ ہماری تمام زندگی ان کی اطاعت کے مطابق بسر ہو سکے اور ہم دنیا و آخرت میں عزت و کامیابی حاصل کر سکیں۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

عقیدۂ ختمِ نبوت

۱) تعارف:

عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ اس کو تسلیم کئے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ اس عقیدہ کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام سلسلۂ نبوت کے پہلے نبی اور جناب محمد ﷺ اس سلسلۂ نبوت کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

۲) عقیدۂ ختمِ نبوت کا مفہوم:

i) لغوی مفہوم:

ختم کا لفظی معنی "مہر لگانے، بند کرنے، کسی کام کو آخر تک پہنچانے یا کسی کام کو مکمل کر کے فارغ ہو جانے" کے ہیں۔ نبوت کے لفظی معنی "نبی ہونے" کے ہیں۔

ii) شرعی مفہوم:

عقیدۂ ختمِ نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت و رسالت کا جو سلسلہ شروع ہوا، وہ حضرت محمد ﷺ پر آکر ختم ہو گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی و رسول ہیں۔ اب قیامت تک حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے کو نبوت نہیں ملے گی یعنی کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

۳) قرآن مجید اور عقیدۂ ختمِ نبوت:

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے پیشِ نظر قرآن مجید میں سو (۱۰۰) سے زائد آیات میں اس کو ثابت کیا ہیں۔ ذیل میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت مختصراً ذکر کی جاتی ہیں:

i) قرآنِ مجید میں واضح طور پر حضرت محمد ﷺ کو "خاتم النبیین" قرار دے کر اس کا اعلان کر دیا کہ آپ پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی، ارشاد ہوتا ہے کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ... ۝

"محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور
خاتم النبیین (تمام انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے) ہیں"۔

(سورۂ احزاب: ۴۰)

ii) حضرت محمد ﷺ کی ختمِ نبوت کی وجہ سے آپ کی بعثت تمام عالم اور قیامت تک آنے والی انسانیت کے لئے ہیں، سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح مخصوص ادوار و اقوام کیلئے نہیں۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝

"(اے محمد ﷺ) کہہ دیجئے! میں تمہارے تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں"۔

(سورۂ اعراف: ۱۰۸)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

iii) حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کی وجہ سے آپ کی اُمّت کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہر شعبے سے متعلق اصول کھول کر بیان کر دیئے، تا کہ ان کو قیامت تک کسی دوسرے نبی یا رسول کی ضرورت باقی نہ رہے، اور یوں اپنا دین مکمل فرما کر اُمّت کے حق میں اس کو اس طرح نعمت قرار دیا کہ:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ... ۝

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل فرما دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا''۔

(سورۂ مائدہ:۳)

۴) احادیثِ نبویہ اور عقیدۂ ختمِ نبوت :

حضرت محمد ﷺ کے دوسو (۲۰۰) سے زیادہ ارشادات عقیدۂ ختمِ نبوت کو ثابت کرتے ہیں، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں :

i) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

أَنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَ لَا نَبِيَّ

''رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی ہے''۔

(جامع ترمذی، مسند احمد)

ii) نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

اِنِّیْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

''میں خاتم النبیین ہوں (یعنی) میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں''۔

(مسند احمد)

۵) اختتامیہ:

مذکورہ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کے دلائل عقیدۂ ختمِ نبوت کو باخوبی ثابت کرتے ہیں، اس لئے اسلام کے بنیادی عقائد میں عقیدۂ ختمِ نبوت بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس عقیدہ کا منکر کافر ہے اور کسی بھی طرح مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔

علم : اہمیت و فضیلت

۱) علم کا مفہوم :

i) لغوی مفہوم :

علم کے لغوی معنیٰ ''جاننے'' اور ''آگاہ ہونے'' کے ہیں۔

ii) اِصطلاحی مفہوم :

''شرعی اصطلاح میں علم سے مراد اِس بات کو جاننے کی کوشش کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر حال میں انسان سے کیا چاہتی ہے اور اس چاہت کو پورا کرنے کیلئے حضرت محمد ﷺ کا کونسا طریقہ موجود ہے''۔

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

۲) علم کی اہمیت :

(i) علم کی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں :

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بے شمار جگہ علم کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ پر جو سب سے پہلی وحی نازل ہوئی وہ علم کے بارے میں ہی تھی، جس سے علم کی اہمیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے درج ذیل آیات نازل ہوئیں :

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

"(اے محمد ﷺ) اپنے رب کا نام لے کر پڑھو جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ بنایا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جس کا اس کو علم نہ تھا"۔

(سورۃ علق: ۱-۵)

سورۃ فاطر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا... ۝

"بیشک اللہ تعالیٰ سے ان کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اُن کی عظمت کا) علم رکھتے ہیں"۔

(سورۃ فاطر: ۲۸)

(ii) علم کی اہمیت احادیث مبارکہ ﷺ کی روشنی میں :

نبی کریم ﷺ نے اپنے ارشادات میں علم کی اہمیت کو بھرپور کر کے فرمایا ہے تا کہ امت علم کا درست درجہ سمجھ کر اس کو حاصل کرنے والی بن جائے۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ :

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

"علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے"۔

(بیہقی)

علم کی اہمیت اس سے بھی باخوبی ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے علم سکھانے کو اپنے مبعوث ہونے کے مقاصد میں سے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

"میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔

(موطا امام مالک)

علم کی بے پناہ اہمیت کے پیش نظر نبی کریم ﷺ بھی اپنے علم میں اضافے کی دعا اس طرح فرماتے:

رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا

"میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"۔

(سورۃ طٰہٰ: ۱۱۴)

ALIGARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner

(۳ علم کی فضیلت :

(i علم کی فضیلت قرآن مجید کی روشنی میں :

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننے والوں اور علم والوں کے درجات بلند کرنے کا ذکر یوں فرمایا گیا کہ:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ...۝

"اللہ تعالیٰ (احکامات کو ماننے کی وجہ سے) تم میں سے ایمان والوں کے، اور جنہیں علم دیا گیا ہے ان کے درجے بلند کرینگے"۔

(سورۃ مجادلہ:۱۱)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء کے ایمان والوں کے اوپر سات سو درجے بلند ہونگے اور دو درجوں کا فاصلہ پانچ سو برس کی مسافت کے برابر ہوگا۔

علم کی بےپناہ فضیلت کے باعث اللہ تعالیٰ نے علم والوں کو بے علم لوگوں پر فضیلت بخشی ہے۔ اسی کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ...۝

"آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور بے علم برابر ہو سکتے ہیں؟"۔

(سورۃ زمر:۹)

(ii علم کی اہمیت حدیث کی روشنی میں :

احادیث مبارکہ ﷺ میں بھی کثرت سے علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ،

وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ

مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَاءِ

"جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلا دیتے ہیں۔ فرشتے طالب علم کی خوشنودی کیلئے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ عالم کیلئے آسمان وزمین کی ساری مخلوقات اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں، سب کی سب دعائے مغفرت کرتی ہیں"۔

(جامع ترمذی)

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ :

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ بِهِ الْاِسْلَامَ

وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ

"جس بندے کو اس حالت میں موت آجائے کہ وہ اس نیت سے علم کی طلب وتحصیل میں لگا ہوا ہو کہ اس کے ذریعے اسلام کو زندہ کرے گا تو جنت میں اس کے اور نبیوں کے درمیان بس ایک درجہ کا فرق ہوگا"۔

(مسند دارمی)

(۴ اختتامیہ:

علم کی اہمیت اور فضیلت سے یہ باخوبی واضح ہوتا ہے کہ دنیا وآخرت میں عزت اور کامیابی کا بنیادی ذریعہ علم سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا ہے۔

ALI GARH COLLEGIATE

Scanned with CamScanner